Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلي على رسوله الكريم

هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

یعنی

اردو رسالہ

ریویو آف ریلیجنز

قادیان سے ہر انگریزی ماہ کی پانچ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

نمبر ۹ — ۵ ستمبر ۱۹۳۱ء — ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ — جلد ۳۰

ایڈیٹر ملک محمد ظہور الدین اکمل

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مصنف
نقصانات شراب	۳۱۷ / ۳۱۹	ترجمہ انگریزی سید محمود احمد شاہ صاحب بی۔اے
شذرات	۳۲۰ / ۳۲۲	
سورۃ العصر کے معارف لطیفہ	۳۲۳ / ۳۳۶	مولانا عبدالکریم خاں صاحب
جنگ	۳۳۶ / ۳۳۹	مولانا عبداللطیف صاحب خانپور
آریہ سماج اور رہم	۳۳۹ / ۳۴۸	ترجمہ انگریزی ریویو (عبدالرحمٰن صاحب شاکر)
کتب مقدسہ میں ذکر نبویؐ		جناب فتح محمدؐ صاحب شرما کراچی
غیر مذاہب کی تبلیغی کوششیں	۳۴۹ / ۳۵۶	ماخوذ

چندہ سالانہ اندرون ہند سے تین روپے

مصدقہ طلباء اور غیر احمدیوں سے دو روپیہ آٹھ آنہ

چندہ سالانہ بیرون ہند سے تین روپے آٹھ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیعہ شہادت
قرآن مجید محفوظ ہے

جناب مولوی سبط حسن صاحب۔ نہایت خلیق اور غم حسین علیہ السلام میں چور رہتے ہیں۔ اس عاجز نے قد خلت من قبلہ الرسل کے معنی دریافت کیئے۔ فرمایا۔ گذر گئے۔ اور یہ کہکر ہنسے واللہ اعلم۔ مرزا کبیرالدین احمد عفی عنہ لکھنؤ

12 august 1931

بسمہ سبحانہ

قرآن مجید جو ہمارے ہاتھوں میں موجود ہے اور برابر متواتر چلا آتا ہے یہ وہی قرآن ہے اسکے قرآن ہونے میں کوئی شک نہیں اسی پر ہمارا ایمان ہے اور یہی ہماری کتاب معجز ہے واللہ اعلم ۲۵ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ ہجریہ

سبط حسن بقلمہ

حیات احمدؑ

خدا تعالیٰ اپنے بہت بہت فضل نازل کرے۔ مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی پر جنہوں نے آب حیات کے اور اپنے خم عرفان سے انڈیلے ہیں اور ہم تشنگان بادۂ معرفت کے سوکھے ہوئے کام و دہان کو تازہ کیا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات بابرکات کے اس زرین حصے کے واقعات ہیں جو براہین احمدیہ کی تصنیف و ترتیب کا زمانہ کہلاتا ہے یعنی ۱۸۷۹ء۔ جس مجموعہ اخبارات و اشتہارات و دیگر کاغذات سے یہ حصہ مرتب کیا گیا ہے ان کا محفوظ رکھنا یا مہیا کر لینا شیخ صاحب ہی کا کام تھا۔

بخدا میں سچ کہتا ہوں اگر جماعت احمدیہ نے اس قدر نہ کی تو وہ پچھتائینگے کیونکہ بے شک بڑے بڑے تاریخ نویس پیدا ہونگے اور فصیح و بلیغ مورخ جماعت میں آئینگے مگر وہ نہ تو ایسا دل رکھتے ہونگے جس میں میرے سید و مولیٰ کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہو۔ اور نہ وہ آنکھ جس نے خود ان حالات کو دیکھا ہو۔ ضرورت ہے کہ ایک ہزار مستقل خریدار پیدا ہو جائے جو اس جلد دوم کے ہر نمبر کو فوراً خرید لیا کرے اور شیخ صاحب کو مجبور کیا جائے کہ وہ جلد سے جلد اسے مکمل کریں۔ قیمت ایک روپیہ۔

حیات احمدیہ الحکم آفس قادیان سے وی پی منگوائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

نقصاناتِ شراب[1]

(انگریزی سے ترجمہ)

چونکہ زمانۂ قدیم میں علومِ طبعی آج کی طرح درجۂ کمال پر نہ پہنچے تھے۔ اور علمِ تجزیہ (یعنی اُن اجزاء کے خواص اور ترکیب جن کے ذریعہ جسم کی ساخت مکمّل ہوتی ہے) ابھی عالمِ وجود میں پاؤں رکھنے نہ پایا تھا۔ اس لئے لوگ عام طور پر یہ خیال کرتے تھے کہ شراب کے حرام ہونے کا سبب محض نشہ ہی ہے۔ اس کے علاوہ شراب کو زیادہ مضر رساں خیال نہ کیا جاتا تھا۔ چند شعراء بھی جن کے دماغ شراب خوری کی باقاعدگی یا نادانی کے سبب خراب ہو گئے تھے۔ اپنے تخیّل کو شراب کی مدح میں صرف کر کے اور نشہ والی اشیاء کی تعریف میں مبالغہ سے کام لیکر خلقِ خدا کے ایک حصۂ کثیر کو گمراہی اور ہلاکت میں دھکیل گئے ہیں ÷

لیکن آج علومِ طبعی نے درجہ کمال کو پالیا ہے اور مرکّبہ اجسام کی خاصیّت اور اُن کے ترکیب کرنے والے اجزاء بخوبی روشن ہو چکے ہیں اور اس درجۂ ثبوت تک پہنچ چکے ہیں کہ نشہ والی چیزوں میں جو شئے اثر کرتی ہے اور نشہ لاتی ہے وہ زہرِ قاتل ہے۔ اور یہ امر بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ ان کے استعمال سے لوگوں کو خوفناک بلاؤں سے دوچار ہونا پڑتا ہے ÷

تمام نشہ والی اشیاء سوائے زہریلے ست کے خواہ وہ جُدا جُدا کسی نام سے موسوم کی جائیں الکحل مادّے اپنے اندر ضرور رکھتی ہیں۔ مائع، بے رنگ، بھڑک اُٹھنے والے اور ذائقہ میں تیز و گرم جو ۸۰ درجہ پر حرارت کے جوش دے دیتے ہیں اور زہریلی خاصیّت رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اپنے پینے والوں میں دو صورتوں سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اوّل فوری بیماری کی صورت میں، دوم عارضی بیماری کی صورت میں ÷

فوری اثر کی صورت میں وہ بیماریاں ہیں۔ جن سے خشکی غالب آجاتی ہے۔ اور ہجومِ خون مغز میں، مغز کے پردوں میں، پھیپھڑوں میں، معدہ میں اور جگر میں عارض ہو کر دماغ کو اصلی حالت سے پھیر دیتا ہے۔ ہذیان جنون کی حد تک بڑھ جاتا ہے۔ زبان میں مرضِ لکنت اثر کر جاتا ہے۔ آنکھ کا ڈھیلا پھیل جاتا ہے اور

---

[1] شراب سے مُراد ہر وہ مائع ہے جس میں کسی قسم کا نشہ ملایا ہوا ہو ÷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بالآخر سر چکرانے لگتا ہے۔ متلی و قے بھی شروع ہوجاتی ہے۔ خطرناک حالت میں بیہوشی غالب آجاتی ہے اور بدن سرد پڑجاتا ہے۔ عموماً ان زہریلی بیماریوں کو نشہ یا مستی سے تعبیر کرتے ہیں ٭

عارضی بیماریوں کی صورت میں الکحلی زہر بتدریج تمام بدن پر حملہ آور ہوکر معدہ کو اور اُسکے آس پاس کے حصوں اور پٹھوں کے سلسلہ کو مریض کرکے قدرتی فرض کی ادائگی سے محروم کردیتا ہے۔ اسی حملہ کے نتیجہ میں مندرجہ ذیل بیماریاں انسان کو لگ جاتی ہیں:۔

دماغ کے پردوں کا ورم۔ نشئی والدین کے بچوں کے دماغوں میں پانی کا جمع ہونا۔ دماغ میں خون کا احتقان دماغ کی جھلی کا سوزش پکڑجانا یا دماغ کا نرم پڑجانا ٭

غور کرنا چاہیئے کہ نشہ آور چیزوں کا استعمال اور خلقِ خدا کے درمیان اس زہر کی ترویج شخصی، خاندانی اور ملکی زندگی کے لئے کسقدر خطرناک نتائج کا پیش خیمہ ہوتے ہیں ٭

یہ ظاہر ہے کہ ہر ملک اور ہر قوم کے لوگ ہر لحظہ اس امر میں کوشاں رہتے ہیں کہ اپنی زندگی کو کامیاب بنا کر اپنی منزلِ مقصود کو پہنچ جائیں لیکن پھر اسکی کیا وجہ ہے کہ اپنے منزلِ مقصود تک دسترسی پا کر راہِ طلب میں حیران و پریشان پھرنا شروع کردیتے ہیں دراصل غلط نتیجہ غلط آغاز کے سبب سے پیدا ہوتا ہے اور غلط آغاز غلط فکر کے باعث ظہور میں آتا ہے اور نقصانِ فکر، دماغ کے کُند ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں صحیح نتیجہ صحیح آغاز کے تابع ہے اور صحیح آغاز کی ترتیب مکمل غور و فکر کا نتیجہ ہے اور کمالِ فکر سلامتیٔ دماغ کے سبب ہوتی ہے اور سلامتیٔ دماغ سلامتیٔ بدن کی محتاج ہے ٭

انسان کے رُوحانی اور جسمانی حالات میں زمانۂ صحت و ایّامِ مرض کے درمیان اِس قسم کا ارتباط ہوتا ہے کہ ایک کا خلل دوسرے کے خلل کا موجب بن جاتا ہے اور ایک کی سلامتی دوسرے کی صحت کا باعث ہوتی ہے۔ پس کیس وہ دماغ جس میں زہر نے سرایت کی ہو کبھی ایسے آغاز کو ترتیب دے سکتا ہے۔ جس کا نتیجہ سعادت پر مبنی ہو؟

اِس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ عالمِ انسانی کی تمام ناقص باتیں اسی موضوع پر منحصر ہیں بلکہ خوفناک نتائج اِس امر پر شاہد ہیں کہ نشہ والی چیزوں کا پینا اور الکحل کے زہر کا اثر تمام لوگوں میں خوفناک اثر دکھاتا ہے۔ اِس اثرِ بد کا دفع کرنا عالمِ بشریّت کی تربیت و ترقی و راحت کے لئے بڑی ضروریات میں سے ہے ٭

وہ لوگ جو الکحلی مادّوں کو استعمال کرتے ہیں نہایت خطرناک امراض میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اُنکی عمریں بہت کم رہ جاتی ہیں اور اکثر ایّامِ جوانی ہی میں جسمانی و رُوحانی آفات کے ایک طویل سلسلہ کے دُکھ کے بعد ہلاک ہوجاتے ہیں۔ جس قوم میں نشہ آور چیزوں کا پینا زیادہ رواج پاتا ہے اُس میں زیادہ جانیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تباہ ہوتی ہیں۔ اور معاملہ ناقابلِ تلافی ہو جاتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ زندگی اور اکٹھے مل کر کام کرنے کے نقطۂ نظر سے نشہ والی چیزوں کے استعمال کے سبب لوگوں کی تعداد کا کم ہو جانا کسی ملک کے کئی پہلوؤں پر بڑا بھاری اثر ڈالتا ہے۔ نشہ آور مائع کے استعمال کرنے والے قوائے جسمانی کے ضعف کے باعث اور دیگر بیماریوں کے باعث سوشل سروس (Social service) سے محروم رہتے ہیں۔ اور زندگی کی مشکلات اور دیگر مشقتوں میں کوئی قدم نہیں اُٹھا سکتے۔

شرابی لوگ رُوحانی عزم، شجاعت اور تمام اعلیٰ قابلیتوں کو کھو بیٹھتے ہیں۔ زہریلے دماغ کے باعث اُن کا تفکر بھی زہریلا ہو جاتا ہے۔ اور تمام ذاتی اور مُلکی تدابیر میں اُن کے افکار و خیالات ناقص و علیل رہتے ہیں۔ اور اکثر بُرے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔

الکحلی زہر کے آثار و خواص سے واضح ہو گیا ہے کہ تمام نشہ والی مائعوں کا پھیلنا مخلوق میں کسقدر خرابی کا باعث ہوتا ہے۔ اور اجتماعی نظام میں کسقدر خلل انداز اور ترقی کی راہ میں کسقدر مانع ہے۔ سب نے سُنا ہے اور دیکھا ہے کہ مجالسِ شراب (Drinking clubs) اکثر محبت سے افتتاح پاتی ہیں اور ہمیشہ بُغض و کینہ پر اختتام پذیر ہوتی ہیں۔ بعض اوقات تو خود کشیوں تک نوبت آ پہنچتی ہے۔

شرابی اکثر بھید دل کو فاش کر دیتا ہے۔ اور دوسروں کی ناموس و شرافت پر حد سے بڑھ کر بکواس کرتا ہے۔ وہ بُری بات کو اچھی اور اچھی بات کو بُری خیال کرتا ہے۔ اپنی بد مزاجی کے باعث پبلک میں نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اُسکے اپنے عزیز و اقارب اُس کے دشمن بن جاتے ہیں۔ وہ اکثر جھوٹے وعدے کرتا ہے۔ پبلک میں دروغگو کہلاتا ہے اور نہ صرف اپنے لئے موجبِ بدبختی ہوتا ہے بلکہ اپنی نسل میں بدبختی کو میراث کے طور پر چھوڑ جاتا ہے۔

شرابی کی اولاد اکثر کوڑھ مغز اور کُند ذہن پیدا ہوتی ہے۔ مرضِ مرگی، پاؤں کی کجی، گونگا پن، اور لٹکے ہوئے ہونٹوں کی بدصورتی میں مبتلا ہوتی ہے۔ عام طور پر ایامِ طفولیت میں ہاتھ اور پاؤں کے مروڑوں کی بیماری سے ہلاک ہو جاتی ہے۔ مجنون اور دیوانے لوگ اکثر یا تو خود عادتِ شراب خوری میں پڑ جاتے ہیں یا اپنے شرابی والدین سے یہ مرض میراث میں حاصل کرتے ہیں۔

ہر ایک شخص کو یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر انسان نے اس مُہلک زہر کی تحقیقات نہ کی ہوتی اور اسکے اصل حال سے بے خبر رہتا تو آج مخلوق خدا کی زندگی کے حالات بالکل مختلف پائے جاتے۔

سید محمود احمد شاہ بی۔ اے
اسلامیہ کالج لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

صداقت و استقامت محمدیؐ

عہد نبویؐ میں عرب کے یہودی بڑے مالدار اور ہر لحاظ سے ذی اثر تھے۔ اور عیسائی کم تھے۔ اور نسبتاً بہت کمزور تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جسقدر تکلیفیں یہودیوں سے پہنچیں۔ سچ یہ ہے کہ اتنی کسی بت پرست قوم سے بھی نہیں پہنچیں۔ دنیوی لحاظ سے اس امر کی سخت ضرورت تھی کہ یہودیوں کے ساتھ مل جانے کے لئے پوری کوشش کی جائے۔ لیکن آنحضرت صلعم نے مسیح علیہ السلام پر ایمان لانے کو اپنی تعلیم کا جزو لاینفک قرار دیا اور یہود کی زبردست اور طاقتور قوم کو اپنے ساتھ ملا لینے کی مطلق کوئی پروا نہیں کی بلکہ دوسرے لفظوں میں ان کو دشمن بنانا قبول کیا کیونکہ مسیحؑ پر ایمان لانا یہودیوں کو عداوت کا پیام دینا تھا ؞

یہ امر بھی قابل غور ہے کہ حضرت مسیحؑ اور مریم صدیقہؓ کی جسقدر تعریف و توصیف آنحضرت صلعم نے فرمائی اس کا منشاء بھی عیسائیوں کو اپنی طرف مائل کرنا ہرگز نہ تھا۔ کیونکہ مسیحؑ کی ابنیّت اور الوہیّت کے انکار سے یعنی تثلیث کے ردّ سے عیسائیوں کو بھی دشمنوں کی صف میں شامل کرنا تھا۔ بُت پرستی کی بیخکنی سے قریش کی دشمنی تو اوّل روز سے ہی شروع ہو گئی تھی۔ جو شخص وقت واحد میں کل دنیا کو اپنا مخالف بنانے کی ہمّت کے ساتھ ساتھ بدترین دشمن کے ساتھ بھی مروّت کو مرعی رکھنے کے علاوہ صداقت کو ہر حالت میں قبول کرنے کی قوّت رکھتا ہو۔ اس کی حق پسندی اور دلیری میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ کوئی خود غرض اور دنیا ساز ایسی خوفناک سیاسی غلطی کے ارتکاب سے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ البتہ جو مقدس روح الٰہی سرچشمہ سے سیراب ہو اسی میں یہ حیرت انگیز استقامت اور صداقت نظر آسکتی ہے اور تائید الٰہی کی برکت سے ہی وہ عظیم الشان کامیابی سے سرفراز ہو سکتی ہے۔ حضرت خیر البشرؐ کا کیرکٹر ہی حضورؐ کی صداقت پر بہترین گواہ ہے ؞

ترقی اسلام

مردم شماری کے نقشوں سے ظاہر ہے۔ کہ صرف احاطہ بنگال میں جو اپنے علم و تمول کے لحاظ سے ہندوستان بھر میں مشہور ہے جہاں ہندو قومیں تعلیم اور دولت کے آسمان کی تارہ بن رہی ہیں اور جہاں مجبور و مفلوک مسلمان صرف ذرہ کی سی چمک رکھتے ہیں۔ سوا لاکھ سالانہ کے حساب سے مسلمان بڑھ رہے ہیں۔ بتلاؤ یہ کونسی تلوار اسلام کی اشاعت کر رہی ہے؟ مسلمانوں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعت اسلام سے مجرمانہ غفلت پر جس قدر ماتم کیا جائے کم ہے نہ واعظ نوکر ہیں نہ مشنری ہیں نہ کوئی اشاعت اسلام کا ذمہ وار ہے۔ لیکن خدا کے کلام کی سچائی پھیل رہی اور قدرت کی مخفی طاقت اپنا معجزہ دکھلا رہی ہے۔ ہندوستان کی کثیر التعداد اور مالدار قوم کچھ عرصہ سے مسلمانوں کے سخت خلاف ہے حکمران قوم بھی ہمدرد نہیں .... دشمن قومیں اسلام کے پامال اور مسلمانوں کے استیصال میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں۔ مگر خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھنے کے قابل ہے۔ مسلمان جسقدر کمزور ہوتے جاتے ہیں۔ اسلام کی رفتار ترقی روز افزوں ترقی پذیر ہے۔ ہر طرف سے بدترین مخالفت کے باوجود۔ رائی کے دانہ جیسے مسلمان پہاڑ کی طرح پھیل رہے ہیں۔ اسلام کا دائرہ بے شبہ ترقی پذیر ہے نہ صرف ایک ملک میں اور ہندوستان میں بلکہ دنیا کے ہر گوشہ میں کیا یورپ کیا امریکہ کیا افریقہ کیا چین کیا جزائر غرب الہند بے سروسامانی بلکہ بیکسی و بے بسی کے عالم میں یہ روز افزوں ترقی بتلاؤ یہ کس کا کام ہے اہل بینش کے لئے یہ بھی ایک صداقت کا پیام ہے ؎

ہندوؤں اور عیسائیوں پر قرآن کریم کے احسان عظیم کی ایک مثال

مسیحی دنیا کا قرآن پاک پر جلد بازی یا کوتاہ نظری سے اعتراض کرنا نہایت آسان ہے۔ لیکن انصاف کے ساتھ دیکھو اور تاریخ کے حقائق پر غور کرو کہ قرآن کے احسان عیسائیوں پر کس قدر عظیم الشان ہیں۔ یہود نے مسیح علیہ السلام کو جھٹلایا۔ مریم صدیقہ رض پر ذلیل و شرمناک تہمتیں لگائیں مگر عیسائیوں کے پاس بیرونی شہادت کوئی بھی نہ تھی۔ یہ قرآن پاک کا کام تھا۔ جس نے مریم رض اور مسیح ع دونو کی صداقت و طہارت کا اظہار کیا اور یہود کے جھٹلانے کیلئے چالیس کروڑ مسلمانوں کی شہادت پیدا کر دی ؎

عیسائیوں کی مذہبی کونسلوں نے ایسے ایسے نخود باطل اعتقادات قائم کئے۔ نیز حکومت اور تلوار کے زور سے ان کو پھیلایا۔ کہ مسیح ع کو اقانیم ثلثہ میں سے ایک اقنوم اور الوہیت و انسانیت کا مجموعہ اور خدا کا بیٹا مانا جائے۔ ایسا اعتقاد صرف مذہبی کونسلوں نے ایجاد کیا تھا۔ اور انجیل کے لفظوں کی بھی دور از کار تاویلیں کی گئی تھیں قرآن مجید نے ان رکیک غلطیوں کو کھول کر ان کا سب تار و پود بکھیر دیا اور مسیح کی اصلی تعلیم سچی عظمت کا اظہار کر دیا۔ کیا یہ عیسائیوں پر احسان عظیم نہیں؟ ؎

مذہبی کونسلوں نے عیسائی مذہب کو بالکل بُت پرستی کے مشابہ کر دیا تھا اور خدائے پاک کے لامحدود اختیارات کی کنجیاں پوپ صاحب کے سپرد کر دی تھیں قرآن مجید کی خالص توحید کی تعلیم نے عیسائیوں کو جگایا ان میں مارٹن لوتھر مصلح جیسے تھے۔ اور اس نے قرآن پاک سے فائدہ اُٹھا کر ظاہری بت پرستی کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُور کیا۔ امید نہیں کہ پروٹسٹنٹ اس امر کو تسلیم کریں کہ لوتھر نے قرآن پاک سے فائدہ اُٹھایا۔ لیکن سنو! اور غور کرو! کہ رومن کیتھولک والے اسے کیا کہتے ہیں وہ لوتھر پر مسلمان ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ اور اس کے ثبوت میں تیرہ ۱۳ اعلیٰ مسائل جو اس نے اسلام سے لئے تھے۔ پیش کرتے ہیں ؛

اسی قرآن نے عیسائیوں میں یونیٹیرین (موحدین) کے فرقہ کا وجود قائم کیا جو تثلیث کے بعید از قیاس اور ناقابل فہم مسئلہ کے بالکل منکر ہیں ؛

اسلام کا احسان صرف عیسائی دنیا پر ہی نہیں ہے قرآن کے چشمہ فیض سے ہندو دنیا بھی اسی قدر سیراب ہوئی ہے۔ اسی قرآن عظیم کی مقدس تاثیر سے ہندوستان میں گرو نانک صاحب رح کبیر جی رح اور راجہ رام موہن رائے رح جیسے ریفارمران روشن خیال ظہور میں آئے اور اسی قرآن پاک نے پنڈت دیانند جی آنجہانی جیسے ذہین و ذکی اشخاص کو اپنے ہی مت کے اندر توحید ثابت کرنے کی توجہ دلائی۔ کیا کوئی شخص جس کو عام تاریخ سے کچھ بھی مس ہو اور وہ اہل اسلام کی کوششوں سے جو تبلیغ قرآن عظیم کے متعلق انہوں نے کی ہیں واقف ہو۔ اور جس طرح مسلمانوں سے مختلف قوموں نے استفادہ کیا۔ ان حالات سے باخبر ہو۔ وہ ان باتوں سے انکار کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں ؛

خان بہادر مرزا صاحب

علمی اور ادبی دنیا میں بالعموم اور اُردو دُنیا میں بالخصوص نامور فلسفی مصنّف مشہور و ممتاز ہندوستان کے مایہ ناز قادر الکلام انشاپرداز مخدوم المحترم - - - - عالی جناب مرزا سلطان احمدؐ "خانصاحب" ریٹائرڈ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر خلف اکبر "امام العصر" حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب رح قدس سرہ کی المناک وفات حسرت آیات پر جس قدر ماتم کیا جائے کم ہے۔ اپنی گوناگوں بوقلموں خصوصیات کے باعث یہ ماہ منیر - - - ایک ایسی بے نظیر ہستی تھی جو اپنی نظیر آپ تھی۔ فی الواقع سرزمین پنجاب کا ایک درخشندہ آفتاب تھا۔ جو غروب ہوکر ہم کو تاریکی میں چھوڑ گیا۔ اس کا سینہ نور اسلام کی بے لوث محبت سے بھی بھرپور تھا۔ خداوند تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور جملہ متعلقین و متوسلین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

ع خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔ آمین ثم آمین ؛ عبد الکریم خان

(یہ صاحب سلسلہ میں داخل نہیں)

ریویو کی توسیع اشاعت ہر ایک احمدی کا فرض ہے
تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منشاء پورا ہو ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۃ العصر کے معارف لطیفہ

قرآن حکیم کی عبارت اور مضامین میں اگرچہ گہرا ربط و تسلسل ہوتا ہے مگر بعض اوقات اس کے نظم و ربط میں ذرا غور اور دِقّت نظر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہی الہامی کلام کا خاصہ ہے۔ اور یہ اس لئے کہ تا غور و تدبر سے مطالعہ کرنے والے کے دماغی قوٰے میں بھی روحانی قوائے کی طرح نشو و ارتقاء ہوتا رہے۔ قرآن کریم کی اسی خصوصیت سے متاثر ہو کر ایک یوروپین مستشرق (گیٹے) لکھتا ہے۔ "قرآن (کریم) کی عبارت پہلے پہل پڑھنے والے کو ذرا بے جوڑ اور بے ربط معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جونہی کہ وہ اسے اصرار کے ساتھ پڑھتا اور اسپر زیادہ غور کرتا ہے تو وہ ہمیشہ دُور کھینچتی ہے یعنی زیادہ اعلیٰ معلوم ہوتی ہے اور اپنے پڑھنے والے کو مسخر بلکہ مسحور کر دیتی ہے اور بالآخر پڑھنے والا قرآن (کریم) کے محیّر العقول انداز بیان اور معجزانہ حسن و نظم میں بالکل گم ہو جاتا ہے"۔

بطور نمونہ کے بالفعل ایک چھوٹی سی سورۃ (سورۃ العصر) کو لیجئے۔ اس میں نصرت و فتح کے وعدہ کے ایفاء اور اسلامی فتوحات کے شاندار نظارہ کے ذکر پر تسبیح اور استغفار کا حکم دیا جاتا ہے حالانکہ بظاہر یوں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس خوشی کے موقعہ پر شکر و تفریح کا حکم ہونا چاہیئے نہ کہ استغفار و تسبیح کا۔ پھر اگر اس قسم کا حکم دیا جاتا ہے تو کیا تسبیح و استغفار کو اس موقعہ سے کوئی مناسبت بھی ہے؟ یہ ہے شبہ جو سرسری طور کے مطالعہ سے پیدا ہوتا ہے مگر جوں ہی کہ اس میں غور کرتے جاؤ اور تدبّر و تفکّر سے نگاہ تعمق ڈالتے جاؤ اس شبہ کا خلجان دُور ہوتا جاتا اور اس ارشاد کی لطیف حکمت اور فلاسفی سمجھ آتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ باہمی ربط و اتصال کی گہری مناسبت صاف صاف نظر آنے لگتی ہے۔

نصرت و فتح کے بعد تسبیح اور استغفار کے حکم کی حکمت

چنانچہ زمانہ نزول سورۃ کے حالات پر نظر ڈالو اور عہد نبوی ؐ کے واقعات پر غور کرو۔ اوائل زمانہ نزول وحی میں جبکہ اعداء کی طرف سے آنحضرت صلعم کو ایذاء دینے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی جاتی تھی یہانتک کہ حرم بیت اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں کھلے طور پر عبادت کی بجا آوری تک نہیں تھی ایسے موقعہ پر آپ کو نصرت و فتح کی بشارت اور اس محترم بیت اللہ
کے آپکے قبضہ میں آنے اور اس قوم کے لواء اسلام کے نیچے داخل ہونے کے وعدے با ایں اشارات دیئے گئے تھے
والآخرة خير لك من الاولى ولسوف يعطيك ربك فترضى - ان الذى فرض عليك القرآن
لرآدك الى معاد (القصص) ويقولون متى هذا الفتح ان كنتم صادقين ...... وانتظر
انهم منتظرون (السجده) ولقد سبقت كلمتنا لعبادنا المرسلين انهم لهم المنصورون وان
جندنا لهم الغالبون ( ) واخرى تحبونها نصر من الله وفتح قريب (الصف) الا ان
نصر الله قريب - يوم ينفخ فى الصور فتاتون افواجا (النباء) اگرچہ اس قسم کے متواتر وعدے دیئے
جا رہے تھے - لیکن چونکہ اسباب ظاہرہ کی رُو سے حالات زمانہ خلاف نظر آ رہے تھے - اسلئے بتقاضائے بشریت
آپکو یہ عقدہ پیش آسکتا تھا کہ یہ وعدے کس طرح پورے ہونگے اور ان کے ظہور کے اسباب کیونکر میسر آئینگے -
ایسا عقدہ منافی شان نبوت نہیں بلکہ موجب ازدیاد ایمان اور اعطائے بصیرت و شرح صدر ہوتا ہے - اسی بناء پر
ابو الملة حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی جب ملائکہ بشارت فرزند دیتے ہیں تو انہیں بھی یہ عقدہ پیش آتا ہے
جس کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں قال ابشرتمونى على ان مسنى الكبر فبم تبشرون (الحجر) حضرت
زکریا علیہ السلام کو بھی جب بشارت ملتی ہے تو عرض کرتے ہیں رب انى يكون لى غلام وكانت امرأتى عاقرا
وقد بلغت من الكبر عتيا (مریم) حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کو بھی جب بشیر اللہ بشارت دیتا ہے
تو کہتی ہیں انى يكون لى غلام ولم يمسسنى بشر ولم اك بغيا (مریم) پس اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
بھی اسباب ظاہرہ کی رو سے اس قسم کا عقدہ پیش آنا بعید نہیں تھا چنانچہ دوسرے موقع پر اس کا ذکر بھی موجود ہے
ولقد نعلم انك يضيق صدرك بما يقولون فسبح بحمد ربك وكن من الساجدين واعبد ربك
حتى ياتيك اليقين (الحجر) اسمیں بتایا ہے کہ اسوجہ سے اسوقت آپ کو جو ضیق صدر پیش آ رہا ہے وہ جلد ہی رفع
ہوجانے والا ہے اور اس کا علاج تسبیح اور عبادت ہے آپ اس کام میں لگ گئے یہانتک کہ آپ پر ایک ایسا زمانہ آئیگا
کہ یہ ضیق صدر مبدل بشرح صدر ہوجائیگا اور ان مواعید کا ایمان غیب سے نکلکر شہود کی صورت میں نمودار ہوگا اور اس کا
یقین علم سے بڑھکر عین الیقین تک پہنچ جائیگا - اور سورۂ مؤمن میں فرمایا فاصبر ان وعد الله حق واستغفر
لذنبك وسبح بحمد ربك بالعشى والابكار - اسمیں ذکر ہے کہ وہ ضیق صدر ایک طبعی نقص ہے جسکی
تکمیل اور جبر مکافات استغفار اور تسبیح سے ہو سکتی ہے - پھر انہی ایام میں آپکی مزید تشفی خاطر اور طمانیت قلبی کیلئے
سورۂ یوسف نازل کیجاتی ہے جس میں آپ کی آئندہ کامیابی پر قصۂ یوسفؑ کے پیرایہ میں روشنی ڈالی جاتی ہے
لیکن پھر بھی وہ اطمینان و انشراح کمال جو مشاہدہ کی صورت میں ہو سکتا ہے - وليس الخبر كالمعاينة والا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسی بنا پر حضرت ابو الملۃ بھی دربار ایزدی میں عرض کرتے ہیں۔ ربّ ارنی کیف تحی الموتیٰ قال اولم تؤمن قال بلیٰ ولکن لیطمئن قلبی۔ پس اب فتح مکہ کے وقت جبکہ گذشتہ پیشگوئیاں پوری ہو گئیں اور نصرت و فتح کے وعدوں کا مشاہدہ ہو چکا تو اندازہ کیجئے کہ اس ایمان سابق میں کسقدر ترقی اور انشراح صدر ہؤا ہوگا۔ اسوقت جبکہ ایمان کا یہ درجہ اتم اور اکمل حاصل ہؤا اگر پہلی حالت کی طرف نظر کی جائے تو اس میں کتنا تفاوت نظر آئیگا۔ گویا چراغ کی روشنی سے نکل کر سورج کی روشنی میں پہنچے ہیں۔ اسی کو حدیث میں غین سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس کا علاج بھی استغفار قرار دیا ہے۔ انہ لیغان قلبی وانی لاستغفر اللہ فی الیوم مأۃ مرۃ (صحیح مسلم) لہٰذا اس گذشتہ نقص و قصور کی مکافاۃ کے لئے تسبیح اور استغفار کا حکم دیا جاتا ہے۔ تسبیح تو اسلئے کہ چونکہ اس شبہ کی بناء پر قدرت الٰہیہ کو گویا اسباب ظاہرہ میں محصور خیال کیا جا سکتا تھا۔ جس کی وجہ سے تقدیس صفات الٰہیہ میں شائبہ نقص لازم آتا تھا۔ پس اس عیب کے دھبہ سے براءت ثابت کرنے کیلئے تسبیح کے ذریعہ تقدیس کی جاتی ہے۔ ایسے مواقع پر تسبیح و تقدیس ایک قانون فطری ہے جو نہ فقط نوع انسانی سے مخصوص ہے بلکہ عالم ملکوت کو بھی اسی کا پابند پاتے ہیں۔ پیدائش ابو البشر کے وقت جب خداوند عالم کا مکالمہ ملائکہ سے ہوتا ہے اور ان کے کچھ شبہات پیش کرنے کے بعد ان کو حکمت سمجھا کر تشفی کرا دیجاتی ہے۔ اور اس کا وہ مشاہدہ کر لیتے ہیں۔ تو زبان معذرت سے پکار اٹھتے ہیں۔ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم سلسلۂ اسرئیلی کے قائد اعظم حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی جب اپنی غلطی کا احساس کرتے ہیں۔ تو فوراً یوں پکارتے ہیں سبحانک تبت الیک وانا اوّل المؤمنین (اعراف) حضرت یونس علیہ السلام کو بھی جب اپنی فاش غلطی کا علم ہوتا ہے تو درد بھرے دل سے کرب و مصیبت کی حالت میں کہہ اٹھتے ہیں لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا غم دور کر دیا جاتا ہے فاستجبناہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین (انبیاء)

تسبیح کی پہلی حکمت

پس یہ تسبیح اللہ تعالیٰ کے اس لائق حمد نظام تکوین کے ظہور نتیجہ پر گویا اظہار معذرت ہے۔ جس میں ربوبیت الٰہیہ کی رو سے پہلے سے یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ مومنین کی ضعیف سی جماعت کو لطائف الحیل سے تربیت دیکر ترقی کے اعلیٰ بام پر پہنچایا جائیگا۔ جس کا ذکر دوسرے موقعہ پر اس پیرایہ میں ملتا ہے۔ ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین (القصص) وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا (نور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری حکمت

اور یہ تسبیح جیسا کہ ایک تو اظہار معذرت کی ترجمانی کرتی ہے۔ ایسا ہی یہ دوسری طرف فتح وظفر کے ان اسباب معنویہ کے بہم پہنچانے اور اُن کے جذب و کشش کیلئے مقناطیس کا کام دیتی ہے جن کے نظر نہ آنے کی وجہ سے ایفاء وعدہ الٰہی پر شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ تفصیل اس کی یوں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے نظام عالم کو سلسلۂ اسباب سے مرتبط فرمایا ہے۔ لیکن اس سلسلہ کے دو نوع رکھے ہیں۔ ایک سلسلہ اسباب ظاہرہ اور مادیہ کا۔ دوم سلسلہ اسباب معنویہ اور روحانیہ کا۔ اور چونکہ روحانی اسباب بہ نسبت اسباب ظاہرہ کے اعلیٰ اور برتر ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے جب آپس میں ان کا تقابل ہوتا ہے تو غلبہ و فتح ہمیشہ اسباب روحانیہ ہی کو ہوتی ہے۔ ظہور معجزات کا راز بھی اسی میں مضمر ہے۔ بعض اوقات اگرچہ اسباب مادیہ مہیا نہیں ہوئے ہوتے۔ لیکن روحانی اسباب اپنی قوت تاثیر سے انہیں بطریق خرق عادت مہیا کر دیتے یا خود انہیں کا کام دینے لگ جاتے ہیں۔ حیات دنیا پر شیفتہ ہستیوں کا نصب العین اگرچہ قسم اوّل ہی ہوتا ہے لیکن مسلم کا اعتماد ہمیشہ قسم دوم پر ہی ہوتا ہے۔ دوسری قومیں اسباب مادیہ میں اگرچہ فائق رہتی ہیں مگر اسباب روحانیہ کی کثرت مسلم ہی کے نصیب ہوتی ہے۔ پس ان اسباب روحانیہ کے جذب اور کشش کے طریقے بتانا بھی اس علیم و حکیم ذات کے لئے ضروری ہے چنانچہ ایک طرف اگر مسلم کو کامیابی کیلئے صبر و استقلال کا ارشاد ہوتا ہے۔ تو دوسری طرف اسباب فتح وظفر کے جذب کے لئے اسے تسبیح و تحمید کا حکم بھی دیا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہوں آیات ذیل (۱) فاصبر علیٰ مایقولون وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ومن اللیل فسبحہ وادبار السجود (ق۔)

(۲) فاصبر علیٰ مایقولون وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا ومن اٰناء اللیل فسبح واطراف النھار لعلك ترضیٰ (طٰہٰ)

(۳) فاصبر لحکم ربك ولا تطع منھم اٰثماً او کفوراً واذکر اسم ربك بکرۃ واصیلاً ومن اللیل فاسجد لہ وسبحہ لیلاً طویلاً (الدہر)

(۴) واصبر لحکم ربك فانك باعیننا وسبح بحمد ربك حین تقوم ومن اللیل فسبحہ وادبار النجوم (الطور)

(۵) وتوکل علی الحی الذی لا یموت وسبح بحمدہ وکفیٰ بہ بذنوب عبادہ خبیراً (الفرقان)

(۶) وانہ لحق الیقین فسبح باسم ربك العظیم (المعارج)

(۷) ان ھذا لھو حق الیقین فسبح باسم ربك العظیم (الواقعہ)

حضرت زکریا علیہ السلام بھی جب تکمیل بشارۃ میں اسباب ظاہرہ کی کمی پاتے ہیں تو انہیں بھی یہی تسبیح اور ذکر الٰہی کا حکم ہوتا ہے واذکر ربك کثیراً وسبح بالعشی والابکار (آل عمران) اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے نہ فقط آپ بلکہ اپنی قوم کو بھی اسی کی تلقین کرتے ہیں۔ فخرج علیٰ قومہ من المحراب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاوحٰی الیھم ان سبحوا بکرۃ وعشیا (آل عمران) یہی تسبیح ہر ایک مشکل راہ کو آسان کرنے والی ہے۔ سبح اسم ربک الاعلیٰ الی قولہ ونیسرک للیسریٰ۔ اس میں تصریح ہے کہ تسبیح کے ذریعہ تمام آسانیوں کی راہیں کھلنے والی ہیں۔ یہی وہ روحانی طاقت ہے جس کے ذریعہ مذہبی قومیں تھوڑے سے وقت میں وہ امور سرانجام دیتی اور منازل ترقی اتنی طے کر لیتی ہیں جن کو بڑی سے بڑی قومیں کئی قرنوں اور صدیوں میں بھی نہیں کر سکتیں ÷

پس جب فتح وظفر کے اسباب روحانیہ کے جذب وحصول کے لئے ابتداءً امر میں تسبیح کا ارشاد ہوا تھا تو یہاں یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ اب فتح وظفر کے وقت جبکہ وہ اسباب مکمل طور پر حاصل ہو چکے۔ غالباً تسبیح کی ضرورت نہ ہو گی۔ لہٰذا اس شبہ کے دفعیہ کے لئے پھر حکم جدید صادر ہوتا ہے۔ جس سے یہ سمجھانا مقصود ہے کہ اب بھی فاتحانہ اقتدار کے قیام وبقاء کے لئے اسباب روحانیہ کے حصول کی ویسے ہی ضرورت ہے جیسے ابتداء میں حصول فتح کے اسباب کی ضرورت تھی۔ پس گویا مسلم کو عُسر و یُسر، جبر و فتح کی ہر ایک گھڑی میں اسی قانون تسبیح کی پیروی کرنا لازم ہو گا کیونکہ یہی ذریعہ حصول کمالات ہے۔ اسباب مادیہ کے پرستاروں سے اگر اسے تفوق ہے تو اسی ذریعہ سے ہے۔ بلکہ بعثت افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی درحقیقت یہی مقصد ہے۔ انا ارسلناک شاھداً ومبشراً ونذیراً لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ بکرۃ واصیلاً (الفتح) اسی مقصد کی تکمیل کے لئے موسیٰ علیہ السلام بھی اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کی شمولیت کی استدعاء کرتے ہیں۔ واجعل لی وزیراً من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری کی نسبحک کثیراً ونذکرک کثیراً (طٰہٰ) یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جسقدر اعوان وانصار کی کثرت ہو گی اسی قدر اس مقصد کی بجاآوری میں بھی سہولت ہو گی۔ اور اسوقت اس فرض تسبیح کی ذمہ واری بھی زیادہ عائد ہو گی۔ اسی بناء پر ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً پر حکم تسبیح خصوصیت سے عائد ہوتا ہے ÷

حکمت استغفار

یہ وجوہ حکم تو حکم تسبیح کے متعلق تھے۔ اب رہا استغفار تو یہ اس ذنب کی وجہ سے ہے جو اس شبہ کے وقت تقدیس صفات الٰہیہ میں نقص آنے کی وجہ سے لازم آتا تھا۔ چنانچہ اس ذنب کی تشریح کے لئے سورۂ حجر اور سورۂ مؤمن کی گذشتہ آیات اور سورۂ محمدؐ کی آیت ذیل ملاحظہ ہو۔ واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات (محمدؐ) جن سے ایک طرف تو حکم استغفار کی علّت معلوم ہو جاتی ہے کہ وہ ذنب تھا اور دوسری طرف ذنب کا مفہوم بھی واضح ہو جاتا ہے کہ ضیق صدر تھا۔ بحمد اللہ تتبع کرنے سے یہی تفسیر محققین سے بھی پاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فی غرائب القرآن للنیسابوری امرہ بالتسبیح ثم بالحمد ثم بالاستغفار فکانہ صلے اللہ علیہ وسلم ضاق قلبہ عن تاخیر النصر کما قال تعالیٰ زلزلوا حتّٰی یقول الرسول والذین اٰمنوا معہ متٰی نصر اللہ فامر بالتسبیح تنزیھا للہ عما لا یلیق بکمالہ وحکمتہ وعنایتہ بخلقہ۔ (انتہیٰ)

یہاں سے آیت انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر کا مطلب بھی واضح ہو جاتا ہے ٭

استغفار کی دوسری حکمت

یہ استغفار جیسا کہ گذشتہ نقص و قصور سے ہے۔ ویسا ہی ان آیندہ نقائص و تقصیرات سے بھی ہے جو کہ فتح کے بعد پیش آنے والے ہیں۔ جن کی تشریح استغفار کے تیسرے معنی میں عنقریب آتی ہے۔ طمانیت قلبی کے لئے ناظرین اس جگہ بعض محققین کی بھی تفسیر ملاحظہ کر لیں۔ فی غرائب القرآن فاستغفر لذنبک وھو الاشتغال بما عسی ان یقع من لذۃ الجاہ والقبول والمؤمنین والمؤمنات لانھم کلما کانوا اکثر کانت ذنوبھم اکثر وکانت احتیاجھم الی الاستغفار اشد انتہیٰ ٭

تسبیح و استغفار کی صورت نوعیہ

تسبیح و استغفار کی حکمت معلوم کر لینے کے بعد باقی تحقیق طلب امر یہ رہا کہ اس تسبیح و استغفار کی نوعیت کیا ہو گی تو گذشتہ آیات پر ایک دفعہ پھر نظر ڈالئے اور ساتھ ہی آیات ذیل کو بھی تلاوت کیجئے فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السماء والارض وعشیا وحین تظھرون (روم) یا ایھا الذین اٰمنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا وسبحوہ بکرۃ واصیلا (احزاب) ومن اللیل فاسجد لہ وسبحہ لیلا طویلا (دہر) یسبح لہ فیھا بالغدو والآصال (نور) والمستغفرین بالاسحار (آل عمران) وبالاسحار ھم یستغفرون (الذاریات)

ان آیات کے مطالعہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ اس تسبیح کی بہترین صورت نماز ہی ہے۔ اسی بنا پر آنحضرت صلعم بھی ان آیات تسبیح کی تاویل ادعیہ رکوع و سجود ہی قرار دیتے ہیں۔ واقعی نماز ہی ایک ایسی جامع عبادت ہے۔ جس میں تسبیح و استغفار۔ ادعیہ و اذکار۔ قراۃ قرآن۔ و تضرع و انابت اور تقرب الی اللہ کے تمام ذرائع موجود ہیں ٭

اسرار نماز

جب ہم حقیقت نماز پر غور کرتے ہیں تو اس کو ایک ایسی حقیقت جامعہ پاتے ہیں جس میں حیات انسانی کے ہر ایک شعبۂ عمل کا دستور نظر آتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر۱۔ دربار احکم الحاکمین میں حاضری اور پھر ہمکلامی کا شرف جو تعلّق باللہ کا انتہائی مقام ہے۔ اسمیں پاتے ہیں۔ ان المصلی یُناجی ربَّہ ۔

نمبر۲۔ مسلم کی حیات ملیہ کے قانون وارتقاء کا درس ومطالعہ بھی اسی میں ہوتا ہے۔ فاقرؤا ما تیسر منہ ۔

نمبر۳۔ فرقان حمید کے نشر وتحفظ کا بہترین ذریعہ بھی ہم اس نماز کو پاتے ہیں ۔

نمبر۴۔ گذشتہ نقائص وقصور کا محاسبہ اور آئندہ ترقی کے لئے بہترین راہ صراط مستقیم کی رہنمائی کی استدعاء کا موقعہ بھی یہی نماز ہے ۔

نمبر۵۔ قوموں کی تہذیب وشائستگی اور اتحاد قومی کے روح پرور منظر کا اعلیٰ نمونہ اگر کوئی دیکھنا چاہے تو اسے نماز ہی کا نظارہ کرنا چاہیئے ۔

نمبر۶۔ علم النفس کا ماہر اگر نفسیات فردیہ سے نفسیات اجتماعیہ میں محو ہونے کا نقشہ دیکھنا چاہے تو اسے بھی ان صف آراء نفوس کی طرف نظر ڈالنی چاہیئے جن کا بولنا تک امام کی زبان میں ہوتا ہے۔ من کان لہ امام فقراءۃ الامام قراءۃ لہ ۔

نمبر۷۔ سیاسیات کا ماہر اگر امت مسلمہ کے سیاسی اصول پر مطلع ہونا چاہتا ہے تو اسے بھی جامعہ سیاسیہ ان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدًا کی طرف نگاہ ڈالنی چاہیئے ۔

نمبر۸۔ فن حربیات کا ماہر اور ایک بہترین جرنیل اگر مسلم جماعت کی فوجی زندگی کا فوٹو اتارنا چاہتا ہے تو اسے بھی صفوف مساجد پر تھوڑی دیر نگاہ بصیرت ڈالنی چاہیئے۔ جہاں ان فدائیان اسلام کو احکم الحاکمین کے قانون کی اشاعت میں جان قربان کرنے کے لئے ورزش کرائی جاتی اور گویا پیغام ذیل سنایا جاتا ہے ان اللہ یحبّ الذین یقاتلون فی سبیلہ صفًا کانھم بنیان مرصوص (صف)

نمبر۹۔ فلسفۂ تعلیم کا ماہر اگر مسلم جماعت کے نظام تعلیمات سے واقف ہونا چاہتا ہے تو اسے بھی ملیہ تعلیم کی ان مختلف درس گاہوں پر غور کرنی چاہیئے جن کے حسب ذیل متعدد طبقات ہیں :۔
اوّل عامہ مساجد جو گویا اسلامی تعلیم کے سکولز ہیں۔ دوم جامع مساجد جو گویا ملیہ کالج ہیں۔ سوم مسجد الحرام جو تمام عالم اسلامی کی مرکزی یونیورسٹی ہے۔ واذ جعلنا البیت مثابۃً للناس۔ احادیث میں بھی اسی لئے ان کے متعلق مختلف درجات ثواب مذکور ہیں۔ یہ ہیں ملیہ تعلیم گاہیں جن کا غلغلہ بلند کر رہے ہیں۔

نمبر۱۰۔ علیٰ ہذا القیاس شریعت غراء کے نظام عدلیات پر اگر کوئی شخص نظر ڈالنا چاہے تو اسے بھی انہی مساجد کی دوسری حیثیت پر نگاہ ڈالنی چاہیئے جنہیں اسے آئین جمہوریت اور نظام شوریٰ کے متعدد مناظر جن سے مختلف طبقات [illegible] حسب مراتب [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے موافق مسلم جماعت کے افسر اور حکام نظر آئینگے۔ پس تعجب ہے اس شخص پر جو ایسی حقیقت جامعہ کو جو تمام دین کا خلاصہ اور اُمت مسلمہ کے اعمال حیات کا اصل الاصول ہے یعنی نماز چھوڑ کر کیسے وہ اپنے آپ کو زمرۂ مسلم میں گنوانا چاہتا ہے۔ خوف ہے کہ کہیں وہ اس زبردست روحانی حربہ سے مسلح نہ ہونے کے باعث ارباب شرک کے طاغوتی حملوں کا شکار نہ ہو جائے۔ اس کی طرف قرآن حکیم ایک موقعہ پر یوں توجہ دلاتا ہے۔ اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین (روم) نماز کی پابندی کرو ایسا نہ ہو کہ کہیں مشرک بن جاؤ ٭

عود الی المقصد

خلاصہ کلام یہ کہ اسوقت آپ تسبیح و استغفار کے دو مختلف عنوانوں کو ایک حقیقت جامعہ سے تعبیر کر سکتے ہیں یعنی نماز۔ اور یہ نہ فقط ہماری ہی رائے ہے بلکہ تتبع کرنے سے بحمد اللہ سلف کا استنباط بھی یہی نظر آتا ہے چنانچہ حافظ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔ الذی فسر به بعض الصحابة من جلساء عمر رض من انه قد امرنا اذا فتح الله علينا المدائن والحصون ان نحمد الله ونشكره ونسبحه يعنى نصلى و نستغفره معنى مليح صحيح وقد ثبت له شاهد من صلاة النبى صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة انتهى ٭

پس فتح کے بعد اُمت مسلمہ کا یہی فرض ہے کہ دنیا میں تسبیح و استغفار کا غلغلہ بلند کرے۔ شیدائیان حیاۃ دنیا جب کبھی فتح پاتے ہیں تو غرور و تکبر میں سرشار ہو کر سیاست فرعونی کا اظہار کرتے ہیں۔ ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة۔ مگر امت مسلمہ کی یہ شان ہونی چاہیئے کہ اس فتح و ظفر کے وقت بھی جو کہ نفس کی کامل آزادی کا زمانہ ہوتا ہے۔ اپنی عجز و فروتنی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے فرض منصبی یا مقصد حیاۃ (نماز) میں مصروف ہو جائے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں اسی کو مقصد فتح بتایا گیا ہے۔ الذین ان مکناهم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ (الحج) اسکی نظیر آپکو سورۃ الکوثر میں ملیگی جہاں خیر کثیر کی نعمت (قرآن حکیم) کے پانے پر بھی فریضۂ صلوٰۃ کا حکم مرتب ہوتا ہے۔ انا اعطيناك الكوثر فصل لربك وانحر۔ وہ تو عطائے نعمت کی ابتداء تھی۔ اب اسکے آخرین نتائج کامیابی (نصرت و فتح) کے ظہور پر بھی حکم صلاۃ صادر ہوتا ہے۔ یہاں سے پتہ ملتا ہے کہ حقیقت میں اس فتح و ظفر کی عمارت کا سنگ اوّلین بھی یہی نماز ہی ہے۔ نزول سورۂ کوثر کے وقت اگر اس شجر اقبال کی تخم ریزی تھی تو نزول سورۂ نصر کے وقت اس شجر کی بار آوری ہے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استغفار کا دوسرا معنی!

اگرچہ تفسیر الآیات بالا آیات کی رُو سے استغفار کا معنی سابق ہی انسب معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ربط سورۃ ما قبل کی رُو سے ایک اور معنی بھی مناسب نظر آتا ہے۔ یعنی استغفار صلی اللہ علیہ وسلم لقومہ۔ چنانچہ اس سے پہلی سورۃ سورۃ کافرون کی تلاوت کیجئے۔ اس میں آپ کو کفار سے تعلقات منقطع کرنے کا اشارہ ملیگا۔ اور یہ سورۃ گویا ہجرت کا پیش خیمہ ہے۔ اور لکم دینکم ولی دین سے کفار کو ان کے اس انجام بد کی پیشگوئی سُنائی گئی ہے جس کا ظہور ہجرت کے بعد ہونے والا ہے۔ اب چونکہ ان کا کفر و شرک اور ان کی شر و شیطنت کی تحریکات کُھلم کُھلا صورت اختیار کر چکی ہیں۔ اس لئے مومنوں کو ان سے علیحدہ رہنے اور تعلّقات منقطع کرنیکا حکم دیا جاتا ہے۔ اس لئے بعض محققین سلف اسی سورۃ کو سورۃ المنابذۃ بھی لکھتے ہیں (دیکھو تفسیر کبیر رازی) اور منابذۃ دوستانہ تعلّقات منقطع کرنے کو کہتے ہیں۔ فانبذ الیھم علیٰ سواء۔ پس چونکہ اسوقت تمام قومی تعلّقات چھوڑنے لازم ہوگئے۔ یہاں تک کہ وہ قلبی تعلّق جو سب تعلّقات سے وسیع تر نبی کا اپنی اُمّت سے ہوتا ہے یعنی دعا اور استغفار اسکو بھی قطع کرنا پڑیگا۔ بحسب ارشاد ذیل ما کان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قُربیٰ من بعد ما تبین لھم انھم اصحاب الجحیم (توبہ) پس اسوقت تو قطع استغفار انکے تبین کفر اور یأس ایمان پر مبنی تھا۔ لیکن اب (فتح کے بعد) جبکہ اس قوم کے متمرد پیشوا جو گویا اس قوم کے دل و دماغ تھے جن کے فاسد ہونے کی وجہ سے تمام جسد قومی فاسد ہو چکا تھا۔ تباہ و فنا ہو چکے اور اب اس قوم نے ایک نیا چولا بدلا۔ وہی قوم اسوقت جوق در جوق زیر سایہ اسلام آرہی ہے۔ ید خلون فی دین اللہ افواجا۔ تو چونکہ اب حالات قومی بدل چکے اس لئے منع استغفار کا حکم بھی مبدّل با جازت ہو چکا۔ لہٰذا اب تمھیں اس قوم کو گذشتہ تقصیرات سے معافی دینی اور انکے لئے استغفار کرنی چاہیئے۔ کیونکہ قانون الٰہی یوں ہے ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما (نساء) (ترجمہ) جب ان لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا تو اگر آپکے پاس آتے پھر اللہ کی بخشش مانگتے اور رسول انکے واسطے استغفار کرتا تو یقیناً وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پاتے +

یہ استغفار یوسف علیہ السّلام کے اس فعل کی نظیر ہے جو انہوں نے بھائیوں سے کیا تھا لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین۔ پس وہاں تو اشارہ تھا کہ آنحضرت صلعم کو اپنی قوم کے ساتھ یوں ہی کرنا چاہیئے اور یہاں اسکی تصریح کر دیگئی۔ اور جب ہم قرآن مجید پر نظر ڈالتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو اس معنی کے اور بھی شواہد پاتے ہیں :-

(۱) یا ایھا النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک الی قولہ فبایعھن واستغفرلھن اللہ ان اللہ غفور رحیم (الممتحنہ)

(۲) فاعف عنھم واستغفر لھم وشاورھم فی الامر (آل عمران)

(۳) فاذا استأذنوک لبعض شانھم فأذن لمن شئت منھم واستغفر لھم اللہ (النور)

تسبیح و استغفار کا ایک اور معنی اصول عمرانیت اور نظام الاجتماع کی حیثیت سے

اس سورۃ کے موضوع پر اگر نظر ڈالی جائے تو اس اعتبار سے ایک اور لطیف معنی بھی چھپاں نظر آتے ہیں چنانچہ موضوع سورۃ یہ ہے کہ فاتح قوم کو بعد فتح کے کیا کرنا چاہیئے اور اسوقت اسکے کیا فرائض ہونگے - جس پر اس سورۃ میں یوں روشنی ڈالی گئی کہ وہ دو فرائض ہیں :- تسبیح اور استغفار -

پہلا فرض تسبیح :- چونکہ قبل از فتح اُمت مسلمہ کی توجہ مذہبی آزادی منوانے اور مخالفوں کی تحریکات روکنے کی طرف منعطف تھی - لہٰذا اس سے فارغ ہونے کے بعد اب اسکے لئے دوسرے فرائض عائد ہونگے - یا یُوں کہو کہ پہلے اشاعت و تبلیغ ان کا فرض تھا اب اصلاح و تربیت کے فرائض عائد ہونگے - جن کے اصولی طور پر دو قسم ہیں - قسم اول تسبیح -

نظام اصلح تسبیح فعلی ہے :- ان دو قسموں میں سے پہلا قسم یہ ہے کہ جس رب نے تمھیں تربیت دیکر اس مرتبہ پر پہنچایا تو اب تمھارا فرض ہے کہ تمام اقوام کو اس مرتبہ پر پہنچانے کی کوشش کرو - چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں امۃ وسطاً اور خیر امت بنایا ہے - لہٰذا خلفاء اللہ کا عملی نمونہ بنکر دنیا کو اپنے رنگ میں رنگین کرو - اور رنگ کیا ہے - صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ ونحن لہ عابدون - اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات حمیدہ اور افعال حسنہ لائق حمد ہیں اور تمام کائنات اسکے نظام احسن پر شاہد ہے - یسبح للہ ما فی السمٰوات وما فی الارض - وان من شئ الا یسبح بحمدہ - پس تم بھی چونکہ خلیفۃ اللہ ہو - اسلئے تمھیں بھی اسکے مطابق نظام اصلح قائم کرکے دنیا کو تسبیح کناں اور شاہد نظام اعلیٰ بنا دینا چاہیئے - وھو التسبیح الفعلی -

عالم علوی میں جیسا کہ عرش الٰہی کے اٹھانیوالی ہستیاں ملأ اعلیٰ اس فرض میں مشغول ہیں - الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربھم وتری الملائکۃ حافین من حول العرش یسبحون بحمد ربھم (مؤمن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسا ہی عالم دنیا میں خلافت الٰہیہ کے تخت کو اُٹھانے والی ہستیاں چونکہ تم ہو۔ اس لئے تمہیں بھی اسی فرض کا پابند ہونا چاہیئے جو ملاء اعلیٰ کے ہیں ؂

دوسرا فرض استغفار

قوم جس وقت ترقی کی راہ میں ہوتی ہے اور منزل فتح تک نہیں پہنچی ہوتی تو اس وقت چونکہ جذبات بھڑکے ہوتے ہیں۔ ان کے دل و دماغ فتح کی آرزوؤں سے لبریز ہوتے ہیں۔ اور ان کو اپنی کوتاہیاں بھی پیش نظر ہوتی ہیں اور ہر ممکن ذریعہ سے اس کے دفیعہ کی ساعی رہتی ہیں۔ اور جانتی ہیں کہ سب کچھ ہمارے سعی بازو پر منحصر ہے۔ اگر ذرا سی بھی سُستی اور غفلت کی۔ تو معاملہ دگرگوں ہو جائیگا۔ مگر فتح کے بعد معاملہ بالکل برعکس ہو جاتا ہے۔ بوجہ غلبۂ فاتحانہ کے اپنی طاقت اور قوت پر غرور ہوتا ہے اور مخالف طاقتوں کو ہیچ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اِدھر دنیا کے خزانوں کی کنجیاں ان کے ہاتھوں میں آجاتی ہیں۔ اور سامان عیش و راحت دامنگیر ہو جاتے ہیں۔ اُدھر وہ جوش بوجہ فتح کے ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اس لئے ترفہ و تعیش میں پڑ جاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اب اس قدر جد و جہد کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اب تو عیش و عشرت کے سامانوں سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ ایسے وقت میں لازماً قوم میں تنزّل کے جراثیم بھی پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر ان کی طرف فوری توجہ اور وہ بھی پوری طاقت کے ساتھ نہ کی جائے تو قریب ہے کہ یہ جراثیم بڑھکر قوم کو فنا کر دیں۔ لہٰذا اب فاتح قوم کا یہ دوسرا فرض ہے کہ قوم کی ان کوتاہیوں کی تشخیص اور ان کے معالجہ کی طرف توجہ کرے وھو الاستغفار الفعلی ؂

تسبیح و استغفار کی ایک اور حکمت علم الاحسان کی رُو سے

اسلامی تعلیم کو اصولی طور پر دو قسموں میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔ ۱ علم الشرائع۔ ۲ علم الاحسان۔ نبی کی بعثت کا مقصد اگرچہ ان ہر دو علوم کی نشر و اشاعت ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت میں اصل مقصد جو بمنزلہ لُب اور رُوح کے ہے وہ علم الاحسان ہے۔ قوانین شرائع درحقیقت اسی علم الاحسان کے صُور اور لباس ہیں۔ علم الشرائع کو آپ اگر ایک درخت فرض کریں تو علم الاحسان کو اس کا ثمر تصور کیجیئے۔ دین ان تین حقائق کے مجموعہ کا نام ہے جن کی تشریح آپ کو حدیث سوال جبریل میں بعنوانات ذیل ملیگی۔ ۱ اسلام ۲ ایمان۔ ۳ احسان۔ پس انبیاء علیہم السّلام کا مطمح نظر اگرچہ علم الاحسان ہوتا ہے لیکن چونکہ اسکے اخذ و حصول کا ذریعہ علم الشرائع ہی ہے۔ اس لئے ان کی توجہ زیادہ تر اسی طرف رہتی ہے۔ اور دوسرے قسم کی تعلیم و تلقین بھی اسی کے ضمن میں ساتھ ساتھ ہوتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ ایک ایسی جماعت تیار کر لیتے ہیں جو حامل علوم شرعیہ اور نافذ قوانین الٰہیہ کی ہو سکے۔ اسی کی طرف سورہ انشراح کی آیت ذیل میں اشارہ ہے۔ ووضعنا عنك وزرك الذی انقض ظھرك۔ پس جب انبیاء علیہم السّلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسی جماعت تیار کر چکتے ہیں تو گویا ایک حد تک اس فرض سے فارغ ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اب انہیں زیادہ تر توجہ اس دوسری قسم کی طرف کرنی پڑتی ہے جس کا ارشاد سورۂ انشراح میں یوں تھا۔ فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب۔ بنا بریں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے اگرچہ مکّہ ہی میں ایک ایسی جماعت تیار کر لی تھی جو تمام قوم عرب کا دل و دماغ تھی اور جو خلافت الٰہیہ کے حامل ہونے کی پوری قابلیت رکھتی تھی چنانچہ صدیق و فاروق جیسی ہستیاں اسپر بیّن شاہد ہیں۔ لیکن چونکہ ایک اور مرحلہ باقی رہا ہُوا تھا۔ وہ یہ کہ دنیائے اسلام کا مرکز (بیت اللہ) اسوقت آزاد نہیں تھا۔ جس کے آزاد ہو کر آپکے قبضہ و اقتدار میں آنے کا وعدہ بھی انہیں مکّی سورتوں میں کر دیا گیا تھا۔ پس اب جبکہ مکّہ فتح ہو چکا اور دار الخلافت الالٰہیہ مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا۔ ادھر آپؐنے حاملین خلافت الٰہیہ کی ایک اعلیٰ جماعت ایسی تیار کر دی جو دین اسلام کی کامل محافظ تھی اور جو خلافت الٰہیہ کے فرائض کو پورے طور پر سرانجام دے سکتی تھی۔ تو اسوقت گویا آپ ایک حد تک اس کام سے فارغ ہو چکے۔ لہٰذا اب وقت ہے کہ آپ دوسرے قسم کے کام میں ہمہ تن مشغول ہو جائیں۔ جس کا حکم فاذا فرغت فانصب کے ذریعہ دیا گیا تھا۔ پس انہی دنوں میں سورۂ نصر نازل ہوئی۔ جس میں اس حکم سابق کی یاد دہانی کراتے ہوئے ان فرائض کی تشریح کر دی گئی۔ جو عالم ملکوت سے تعلق رکھنے والے ہیں والملائکۃ یسبحون بحمد ربھم ویستغفرون لمن فی الارض (شوریٰ) فالذین عند ربک یسبحون لہ باللیل والنھار وھم لا یسئمون (حم سجدہ) چنانچہ آپ اُسکی تعمیل میں پورے سرگرم نظر آتے ہیں جیساکہ احادیث میں ہے۔ عن ابن عباس لما نزلت ھذہ السورۃ اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فی اشد ما کان اجتھاداً فی امر الآخرۃ (نسائی) پس اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو تسبیح و استغفار کا حکم دینا جو سفر آخرت کے لئے بمنزلہ زاد راہ کے ہے اور ملأ اعلیٰ کے زمرہ میں شامل ہونے کے لئے بمنزلہ وسیلہ کے ہے۔ درحقیقت آپ کی وفات اور رحلت ہی کا اعلان ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلعم اور صحابہ کرامؓ یہاں سے اشارۂ وفات سمجھ رہے تھے عن ابن عباس لما نزلت اذا جاء نصر اللہ قال نعیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفسہ حین انزلت (ابن کثیر) دراصل وفات آنحضرت صلعم کا حل سورۂ نصر کے ساتھ سورۂ انشراح کو ملانے اور سورۂ یوسفؑ کی آیت ذیل ملحوظ رکھنے سے بخوبی ہو جاتا ہے۔ رب قد اٰتیتنی من الملک وعلمتنی من تاویل الاحادیث فاطر السمٰوات والارض انت ولیی فی الدنیا والاٰخرۃ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین یہ آیت اسی سورۃ کا حصّہ ہے جس میں آنحضرت صلعم کی مستقبل زندگی کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ پس جیسا کہ یوسف صدیقؑ تخت سلطنت پر متمکن ہونے اور اپنے بھائیوں کا اپنے زیر سایہ آکر انکی پیشگوئی کے پورا ہونے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیات دنیا کے مدارج ارتقاء طے کرنے کے بعد زمرۂ صالحین کے ساتھ لاحق ہونے کی استدعاء کرتے ہیں۔ ایسا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی آخرین دم حیات میں یہ استدعاء فرماتے ہیں۔ اللّٰھمّ بالرفیق الاعلیٰ ؂

تسبیح و استغفار کے حکم کی پانچویں حکمت

چونکہ سورۃ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کا اشارہ تھا۔ اور قرب وفات کے باعث اب اس قوم کو جو فتح مکّہ کے بعد اسلام لا رہی تھی آنحضرت صلعم کی بابرکت صحبت میں زیادہ عرصہ رہنے اور آپ کے زیر سایہ رہکر تربیت پانے اور مدارج روحانیت کی تکمیل کرنے کا اس قدر موقعہ نہیں مل سکیگا جسقدر قبل از فتح اسلام لانے والوں کو ملا ہے۔ بنا بریں ان کی روحانی تربیت میں کمی کا رہ جانا لازمی امر ہے۔ علاوہ ازیں اسلامی فتوحات کے زمانہ میں اسلام لانے والے بعض ایسے بھی ہونگے جن کے اسلام قبول کرنے کی محرک دنیوی اغراض اور نفسانی خواہشات ہونگی جن کے پورا نہ ہونے کے باعث آخر انہی لوگوں کے ہاتھوں آئندہ فتنے بھی پیدا ہونگے۔ (مثل مسیلمہ کذّاب وغیرہ) یہانتک کہ وہ نومسلمین جن کی روحانیت کی تکمیل نہیں ہوئی انہیں فتنوں میں پھنسکر ایک بڑے فتنہ فتنۂ ارتداد کا شکار ہو جائینگے جسکی قرآن حکیم میں دوسری جگہ خبر دیگئی ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یأتی اللہ بقوم یحبھم و یحبونہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین (المائدہ) اور احادیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے اسی سورۃ سورۃ النصر کو تلاوت کرکے فرمایا لیخرجن منہ افواجاً کما دخلوا فیہ افواجاً رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ وصحہ (در منثور) پس لازم تھا کہ اسی سورۃ میں ان فتنوں سے بچانے کی تدبیر بھی بتا دی جاتی۔ چنانچہ آگے تسبیح و استغفار کے حکم میں انہی فتنوں کے انسداد کا علاج ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی رُوحانی توجہ اور دعائیں ان کے زہریلے اثرات مٹانے کے لئے تریاق کا کام دینگی۔ اور انہیں کی تاثیر سے آپکے رُوحانی افاضہ سے آئندہ خلفاء مبعوث ہو کر ان فتنوں کا قلع قمع کرینگے۔ چنانچہ پہلا فتنہ جو خلافت صدیقی کے عہد میں اُٹھا جس میں سینکڑوں نہیں ہزاروں مبتلا ہو کر طوفان ارتداد کی رَو میں بہ گئے۔ مگر بالآخر اس شفیع اکمل کی تسبیح و استغفار کی شفاعت نے بروز محمدی (صدیق اکبر رضی) کے ہاتھ سے اسے مٹا کر یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا دوبارہ نظارہ کرایا۔ اسی طرح آخری زمانہ کا عالمگیر وہ فتنہ (جو تمام فتنوں سے بڑھکر تھا جس کی نظیر ابتدائے عالم سے ابتک نہیں ملتی جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنۃ عمیاء صماء فرمایا یعنی وہ دجّالی فتنہ جس کی پہلے انبیاء بھی خبر دیتے آئے اور آنحضرت صلعم نے خاص طور پر اُمّت کو اس سے ڈرایا) اس کے مٹانے کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلعم کی توجہ قلبی اور افاضہ رُوحانی نے آپکے بروز اکمل حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو مبعوث کیا جنھوں نے اس عالمگیر فتنہ کا مقابلہ کیا اور نہایت ہی کامیاب مقابلہ کیا۔ مگر اس مقابلہ میں انکا سب سے بڑا ہتھیار کیا تھا۔ اس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی زبان سے سُنیئے:۔ "آپؑ فرمایا کرتے تھے کہ اس قدر فتنہ کا مٹانا ظاہری اسباب کے ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ ہمارا بھروسہ صرف ان دُعاؤں پر ہے جو کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور میں کرتے ہیں۔" قرآن مجید سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ دجّال کا فتنہ محض دُعا کے ذریعہ سے ہی دُور ہوگا۔ اور احادیث میں ہے کہ کُفّار مسیح موعودؑ کے دم سے مرینگے۔ نیز احادیث میں یہ بھی ہے کہ مسیح موعودؑ اپنی جماعت کو تسبیح و استغفار کا حکم دینگے۔ اور یہ تسبیح و استغفار اسوقت ان کی غذا ہوگی۔ یہ اسی فرمانِ الٰہی فسبح بحمد ربك واستغفرہ کی تعمیل ہوگی۔ آج اس پیشگوئی کا وہ موعود زمانہ ہے۔ جس کے کان ہوں سُنے اور جس کی آنکھیں ہوں دیکھے۔ اور چاہیئے کہ جماعت احمدیہ بھی اپنے فرض کو پہچانے اور اس تعمیل میں سر توڑ کوشش کرے اور اس رُوحانی غذا کو حاصل کرے جو فتنہ دجّالی کے زمانہ قحط سالی میں اسکے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے مہیّا کی۔ نزلاً من عند اللہ وما عند اللہ خیر للابرار۔ کتبہ الاحقر عبد اللطیف عفا اللہ عنہ مدرس عربی ہائی سکول خانپور ریاست بہاولپور

جنگ

تمام اقوام میں ہمیشہ سے دوسروں پر غالب آنے یا زمین۔ دولت یا تجارت چھین لینے کے لئے جنگ ہی ایک ہتھیار رہے۔ لیکن ہمدردی بنی نوع انسان کے احساسات ہمیں یہ بات منوائے بغیر نہیں رہ سکتے کہ جنگ حقیقت میں دوسروں پر فضیلت حاصل کرنے کا ایک حیوانی طریقہ ہے نہ کہ انسانی۔ بھینسا۔ شیر۔ چیتا اور دوسرے جانور بھی اپنے ہمسروں سے اسی لئے لڑتے ہیں تا اُنکو اُنکی خوراک سے محروم کر دیں۔ اور سب کچھ انہی کے لئے رہ جائے۔ پس کیا انسان کے لئے اپنے ہمسروں سے تنازع للبقا کے لئے وہی طریق اختیار کرنا شرم کی بات نہیں؟ یقیناً ہے! دوسروں سے آگے نکل جانے کیلئے انسانی طریق حیوانی طریقوں سے مختلف ہونے چاہیئیں۔ جس طرح خدا تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اسی طرح اسکے یہ طریقے بھی ویسے ہی اعلیٰ و اشرف ہونے چاہیئیں۔

لیکن اگر کوئی فرقہ یا قوم کسی دوسری قوم کو ستاتی ہے اور موخرالذکر کو اُسکی دولت زمین یا مثلاً اسکی جسمانی یا دماغی نشو و نما سے محروم کرنے کے لئے جبر اختیار کرتی ہے تو موخرالذکر کو واجب ہے کہ اپنی عزّت اور اپنی جائداد کی تلوار کے ذریعہ سے حفاظت کرے۔ جنگ اختیار کرنے کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہی دلیل جائز ہو سکتی ہے۔ نہ صرف انسان کی جان اور مال بلکہ اُس کا دین۔ اُس کی ضمیر کی آزادی اور اعلیٰ تہذیب وغیرہ وغیرہ غرضیکہ ہر شئے کی ہستی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ اگر اس شخص کے برخلاف جو تلوار کا ناجائز استعمال کرنا چاہتا ہے۔ کچھ بھی نہ کیا جائے تو امن برباد ہو جائے پس وہ قوم جو کسی دوسری قوم کی ہستی کو مٹا دینے کے لئے تلوار اُٹھاتی ہے۔ اُسکے مظالم کا خاتمہ کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ اسکے بالمقابل جوابی ہتھیار اُٹھائے جائیں۔ قرآن شریف فرماتا ہے:۔

اُذِنَ لِلَّذِينَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ

اجازت دی جاتی ہے جنگ کی ان لوگوں کو جن پر ظلم کیئے جا رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ انکی نصرت پر قادر ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے متبعین نے اس آیت شریف کا عملی اظہار اِس طریق پر فرمایا کہ اوّل تیرہ ۱۳ برس تک اپنی محافظت کے لئے تلوار اُٹھائے بغیر اہل مکّہ کے ہاتھ سے اعجازی رنگ میں ظلم و ستم سہے۔ اور آخر جب یہ ظلم حد سے بڑھ گئے تو انہوں نے اپنے گھروں کو چھوڑ دیا۔ اور جب مکّہ والوں نے مدینہ پہنچکر بھی اُن کا پیچھا نہ چھوڑا تو انہوں نے آخری تدبیر کے ... طور پر تلوار اُٹھائی۔ پس ثابت ہُوا کہ ظالموں کے مقابلے میں جنگ اختیار کرنا لابدی ہو جاتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ آخری تدبیر کے طور پر جنگ اختیار کرنے کے بعد بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے متبعین جنگ سے خوش نہ ہوتے تھے۔ بلکہ ہمیشہ افسوس بھرے دلوں سے ہتھیار اُٹھاتے تھے۔ آنحضرت صلعم کی پاک صحبت میں رہ کر آپ کے صحابہؓ کے دلوں میں جنگ سے تنفّر جاگزین ہو چکا تھا۔ جیسے کہ قرآن شریف میں آیا ہے:۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بیشک انکو جنگ اختیار کرنی پڑی لیکن کیوں؟ اس کا جواب قرآن شریف نے یوں دیا ہے:۔

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ
وَصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا۔

اس کے یہ معنے ہیں کہ تمام مذاہب کے عبادت خانوں کی حفاظت اور ضمیر کی آزادی قائم رکھنے کے لئے ظلم و تعدی کے دُور کرنے کے واسطے ہی جنگ جائز ہے۔ پھر قرآن شریف فرماتا ہے کہ واقتلوهم حتّٰى لا تكون فتنةٌ ويكون الدين لِلّٰه۔ یہ بتایا جا چکا ہے کہ اوّل تو حتّی المقدور جنگ کو روکنا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی فریق ظلم و تعدّی اختیار کرتا ہے۔ تو اس کے مقابلے میں مجبوری کی حالت میں جنگ جائز ہے۔ اور بعض حالات میں لڑائی اور نقض امن کا خاتمہ کرنے کے لئے جنگ ضروری ہوتی ہے۔ ان حالات میں جنگ کا نام جنگ نہیں رکھنا چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ یہ جنگ کے روکنے کا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن اعلیٰ انسانی مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ جنگ کو صفحہ زمین سے سرے سے موقوف ہی کردیا جائے۔ اور اس مقصد کے لئے نفس انسانی کی مؤثر تربیت ضروری ہے۔ جب تک تمام لوگ اپنے آپ کو کسی رشتے سے مربوط نہ کرینگے۔ اسوقت تک اِس اعلیٰ مقصد کا حصول ناممکن ہے۔ افسوس یہ ہے کہ دنیا اس رشتے کو ڈھونڈھنے کی کوشش نہیں کرتی جو تمام قوموں کو باہم مربوط کردے۔ آجکل تو یہ حال ہے کہ ایک ملک کے لوگ یا ایک مذہب کے پیرو دوسروں کو زمین پر آرام سے زندگی بسر نہیں کرنے دیتے۔ اور موجودہ زمانہ میں تخفیف اسلحہ کے لئے کوشش اگرچہ وہ زمین کے بعض حصّوں میں ہی ہے۔ بہت مبارک ہے۔ لیکن جب تک قومیں دماغی طور سے اپنے آپکو بے ہتھیار نہیں کرتیں۔ یعنی دوسروں کو گرانے اور سیاسی چالوں اور فریب کے طریق کو نہیں چھوڑتیں۔ اُسوقت تک حقیقی امن دنیا میں نہیں ہوسکتا۔ جب تک دونو قسم کی تخفیف اسلحہ جات پہلو بہ پہلو نہ کی جائیگی۔ کبھی نہ کبھی دماغی جنگ جسمانی جنگ کی شکل پھر اختیار کرکے رہے گی۔

اصل بات یہ ہے کہ دماغوں کو متحد کرنے کے لئے ایک رشتۂ اتحاد چاہیئے۔ اور ایک لمحہ بھر سوچنے سے یہ بات ثابت ہوجائیگی کہ وہ نکتہ اتّحاد سوائے اسکے اور کچھ نہیں ہوسکتا کہ تمام دنیا کے ایک مشترک خالق سے محبّت کی جائے۔ اگر تمام قومیں یہ باور کرلیں کہ ہم سب ایک ہی سرچشمہ سے نکلی ہیں۔ اور اگر وہ خدا کے ساتھ حقیقی محبّت کرسکیں تو اُس صورت میں ناممکن ہوگا کہ ایک قوم دوسری قوم کی تباہی کا قصد کرے۔ ایک باپ کے بیٹے باوجود مختلف ذرائع معاش رکھنے اور ایک دوسرے سے الگ رہنے کے ایک دوسرے کو عزیز رکھتے ہیں۔ پھر ایک ہی آسمانی خالق کی مخلوق کیوں ایسا نہیں کرسکتی؟

قرآن شریف فرماتا ہے رَبُّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ (پارہ ۲۹ رکوع ۸) یعنی خدا مشرقوں کا بھی مالک ہے اور مغربوں کا بھی۔ دین اسلام کا مقصد یہی ہے کہ جنگ کو جسمانی اور ذہنی طور سے مٹا دیا جائے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا ہے کہ میری تعلیم جو خدا تعالیٰ کی محبّت اور اس کی مخلوق کی محبّت کے متعلّق ہے یہ دنیا میں ترقی کرتی رہیگی۔ یہاں تک کہ مسیح موعودؑ کے زمانہ میں جنگ صفحہ زمین سے بالکل مِٹ جائیگی۔ اور یہ خوشی کی بات ہے کہ دنیا اسوقت تخفیفِ اسلحہ جات۔ صلح اور لیگ آف نیشنز وغیرہ امور کے متعلّق ذکر اذکار کرنے لگی ہے۔ اگرچہ تنسیخ اسلحہ موجودہ زمانہ میں کامل طور پر نہیں ہوئی۔ لیکن تاہم یہ اُس امن کی منزل کا آغاز ہے جسپر پُہنچکر دنیا جنگوں کی سرحد سے نکل جائے گی ؛

جنگ کے مضمون کے بارے میں ایک سوال کا جواب ابھی باقی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر جنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطلقاً موقوف ہو جائے (یعنی جسمانی دماغی طور سے بھی) تو تنازع للبقا کے فطری تقاضے کا کیا حال ہوگا جس کا مقصد یہ ہے کہ لائق ترین ہستیاں ہی باقی رہیں۔ اس بارے میں قرآن شریف فرماتا ہے کہ:۔ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (دوسرا پارہ آیت ۱۴۹) یعنی ہر شخص اپنے مفاد کے لئے مصروف پیکار ہے تم بھی مسابقت پیشتر نیکیوں کیلئے رہو۔ جس صورت میں قرآن نے اسکو پیش کیا ہے اُس سے قوموں کے درمیان جدوجہد باقی رہ جاتی ہے یعنی ایک دوسرے سے سبقت لے جاتے ہیں لیکن کن مقاصد میں؟ زمین یا دولت حاصل کرنے میں؟ نہیں ہرگز نہیں! بلکہ اعلیٰ درجے کی نیکیاں حاصل کرنے کیلئے اس کا نتیجہ بالآخر یہ ہوگا:۔ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ (اور جو مفید و نفع رساں ہے لوگوں کے لئے وہ زمین میں دیر تک رہتا ہے) تنازع للبقا اور اصلح للبقا کا اصول قائم رہیگا۔ لیکن ابدی رضامندی اور باہمی محبت کے دائرے میں۔ اور یہ دائرہ شعور حیوانی کے دائرے سے بلند تر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی محبت کا دائرہ ہے۔ جس میں بنی نوع انسان روئے زمین کے ہر ایک فردِ بشر کو عزیز رکھنا سیکھ جائینگے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝

آریہ سماج اور ہم

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو ٭ کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے پاک بندوں کو

ویدک دھرم کو زندہ کرنے کے لئے دیانند نے اپنی تمام طاقت صرف کردی۔ اسکو اپنے مشن کے پورا کرنے کے لئے تمام دنیاوی سامان مل گئے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

"ہر طبقہ کے لئے بھی جو لوگ، ہندو جاتی کے درمیان کسی قسم کا سدھار چاہتے تھے۔ آریہ سماج میں داخل ہو گئے۔ کئی لوگ سوشل ریفارم کے لحاظ سے اور کئی دیش بھگتی کے خیال سے۔ کئی اسلام سے ہندوؤں کو بچانے کے بھاؤ سے اور کئی تعلیم کو ہندوؤں میں پھیلانے کے لئے آریہ سماج میں آئے۔ اسی طرح اور بھی کئی قسم کے خیالات رکھنے والے لوگوں نے آریہ سماج کے پلیٹ فارم کو استعمال کیا۔" (از اخبار آریہ ویر لاہور ۲۶/ ستمبر ۱۹۲۹ء)

اس حوالہ سے یہ صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے مشن کو چلانے کے لئے دیانند کو ہر ایک قسم اور خیال کے لوگ مل گئے تھے۔ وہ لوگ ہندو دھرم کے ہر ایک طبقہ کے اندر کام کرنے کی اہلیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھتے تھے ۔

ہوسکتا ہے۔ کہ کام کرنے کے لئے آدمی مل جائیں۔ مگر اُن کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے روپیہ فراہم نہ ہوسکے۔ اس لئے کام ادھورا ہی رہ جائے۔ لیکن دیانند کو نہ صرف کام کرنے کے لئے آدمی ہی ملے تھے۔ بلکہ دیانند کو وہ لوگ ملے جن کو اپنی دولت و ثروت پر ناز تھا۔ جو دولت کے بل بوتے پر مسلمانوں کو بھی ہندو بنانے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

" لاہور میں جتنے بڑے بڑے بنک ہیں۔ وہ سرکاری اور یورپین بنکوں کو چھوڑ کر سب ہندوؤں کے ہیں۔ ایک چھوٹی سی مسلم بینکڑی کو چھوڑ کر تمام بڑے بڑے بنک ہندو قوم کی دولتمندی اور بہتر اقتصادی حالت کے مظہر ہیں۔ پنجاب کے دارالخلافہ لاہور میں گورنمنٹ اور مشن کالج چھوڑ کر باقی جسقدر بڑے بڑے کالج ہیں۔ وہ سوائے اسلامیہ کالج کے سب ہندوؤں کے ہیں۔ اوّل الذکر دو کالجوں میں بھی ہندو طلباء کی تعداد کافی ہے۔ اگر لاہور کے کارخانوں اور بڑی بڑی دوکانوں کی طرف دھیان کیا جائے تو بھی وہاں آپکو زیادہ ہندو ہی نظر آئینگے .... ہم چاہتے ہیں کہ اس (مذہبی) میدان میں بھی مسلمانوں کا مقابلہ کیا جائے۔ اور جس طرح لیاقت۔ قابلیت۔ دولتمندی اور نیکی کے میدان میں انہیں (مسلمانوں کو) شکست دی ہے۔ اسی طرح مذہبی تعداد کے میدان سے بھی انہیں (مسلمانوں کو) کان سے پکڑ کر نکال دیں۔ ہندوؤں کے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے " (از اخبار گورو گھنٹال لاہور ۱۴ر دسمبر ۱۹۲۹ء ۶ ص)

ان دو تو حوالہ جات کو باہم ملانے سے یہ معلوم ہوجاتا ہے۔ کہ آریہ سماج کو کام کرنے کے لئے آدمی مل گئے۔ وہ لوگ نہ صرف قابل۔ دولتمند۔ صاحب اقتدار ہیں بلکہ ان باتوں میں مسلمانوں کو شکست دے چکے ہیں۔ اور ان کے لئے یہ بالکل آسان ہے کہ مسلمانوں کو ہندو بنالیں ۔

میدان دغا گرم ہے۔ شدھی کا چکّر چل رہا ہے۔ مُسلم کے لئے دنیا باوجود اپنی فراخی کے تنگ کی جارہی ہے۔ روپے سے۔ دھوکا سے۔ مکر سے اور فریب سے مسلم کو شدھی کے جال میں پھنسانے کے لئے کوشش کی جارہی ہے۔ لیکن مُسلم قوم خواب خرگوش میں ہے ۔

وہ خدا جو یہ وعدہ کر چکا ہے۔ کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ۔ یعنی اسلام کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَیں نے ہی نازل کیا ہے۔ اور مَیں ہی اس کی حفاظت کرونگا۔ اپنے وعدے کو عملی جامہ پہناتا ہے۔ اس کی رحمت کا سمندر جوش میں آتا ہے۔ اور حضرت کرشن ثانی مسیح قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ خداوند تعالیٰ حضور پُرنور علیہ الصّلوٰۃ والسلام کو فرماتا ہے۔ کہ مَیں تیرے ذریعہ اب اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرونگا۔ اور تیرے ماننے والے قیامت تک غیروں پر غالب رہینگے ؛

خداوند تعالیٰ کا عظیم الشان پہلوان میدان کارزار میں نکلتا ہے۔ تمام دنیا مخالفت کر رہی ہے۔ بجز خداوند تعالیٰ کے کوئی ہستی حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ساتھ نہیں۔ دولت کا غرور ہے نہ ثروت کا تکبّر ہے نہ کثرت پر ناز ہے نہ کسی دنیاوی سامان کا سہارا ہے۔ جس کا دشمن کو بھی اعتراف ہے۔ ملاحظہ ہو "حضرت محمدؐ کے مسلمانوں نے میرزا صاحب کو اسوقت ہی کافر ٹھیرایا تھا۔ جبکہ وہ زندہ تھے۔ احمدی مسلمانوں کی نظروں میں اچھوت ہیں۔ اور اکثر مقامات پر ان کے ساتھ اچھوتوں کا سا سلوک مسلمان کرتے ہیں۔ وہ نہ صرف احمدی تحریک کو کچلنا ہی چاہتے ہیں۔ بلکہ احمدی واعظوں کو اسلامی قانون کے مطابق جیتے جی پتھروں سے مارنا اپنا ایک اسلامی فرض سمجھتے ہیں" وغیرہ وغیرہ (اخبار آریہ گزٹ لاہور ۳ جنوری ۱۹۳۱ء صفحہ ۳)؛

آریہ سماج کے مقابلے کے لئے خداوند تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو کھڑا کرتا ہے۔ اور آریہ سماج کے پاس دولت کی کثرت ہے۔ آدمیوں کی بہتات ہے۔ اسکے برخلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اکیلے ہیں۔ اپنے و بیگانے خون کے پیاسے ہیں۔ وہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو قتل کرنا اپنے لئے باعث فخر جانتے ہیں ؎

حق کو سدا پسند ہیں مردانِ حق پسند ؛ ممکن نہیں کہ رائتِ باطل ہو سربلند۔ وہ سرِّ مکتیمان پرمیشور جس نے راون اور پاپی کنس کے مقابلے میں حضرت رام چندر اور کرشن علیہم السلام کی سہائتا کی تھی۔ حضرت کرشن ثانی رسول ربّانی مسیح قادیانی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی مدد کو آتا ہے۔ حق کا بول بالا کرتا ہے۔ اور اپنے عمل سے یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ساتھ ہے ؛ ؎ ایں سعادت بزورِ بازو نیست ؛ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ۔

انبیاءؑ کی صداقت کے نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی ہے۔ کہ انہیں نہایت بیکسی کی حالت سے اٹھا کر بڑے بڑے اُمراء اور با اثر لوگوں پر غلبہ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی صداقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا بھی یہ نشان ہے۔ تاکہ خداوند تعالیٰ کی نصرت صاف صاف نظر آئے۔ سو میں بفضل خداوند کریم اشد ترین دشمنوں کی شہادت سے یہ ثابت کرتا ہوں۔ کہ خداوند تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی پاک جماعت کو تمام ادیان باطلہ پر پورا پورا غلبہ عطا کر دیا ہے۔ اور وہ لوگ۔ جو یہ کہتے تھے۔ کہ تبلیغی میدان میں سے مسلمانوں کو کان سے پکڑ کر باہر نکال دینگے۔ اور مسلمانوں کی تعداد کو مٹا دینگے۔ خود مٹ گئے ہیں۔ ع

خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں ∴ گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

شہادت نمبر ۱:۔ "احمدیوں کو لو۔ جنہیں غریب قوم کا پرتی ندھی کہا جاتا ہے۔ لیکن انکے کرم چاریوں کی تعداد اور انکی تنخواہوں پر اور آسائشوں پر نظر ڈالو۔ تو آپکو (آریوں کو) مارے ندامت کے سر جھکا لینا پڑے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر کا مقابلہ قادیان کے محکموں سے کیا۔ یہاں اڑھائی آدمی ہیں۔ اور وہ بھی معمولی تنخواہ کے۔ تو وہاں باقاعدہ گورنمنٹ قائم ہے۔ جسکے مختلف صیغے ہیں اور ہر ایک صیغہ کا افسر اعلیٰ معقول تنخواہ پاتا ہے۔ اور افسرانہ ٹھاٹھ سے رہتا ہے۔ پھر ان کے مشنوں پر نگاہ ڈالو۔ یہ مشن صرف بھارت ورش کے مختلف صوبوں میں نہیں۔ بلکہ دنیا کا کوئی ملک ہوگا۔ جہاں احمدی مشن نہ ہو......

احمدی مشن افریقہ کے ایک ایک ملک کے علاوہ انگلینڈ۔ فرانس۔ جرمنی۔ امریکہ وغیرہ تمام مغربی ممالک میں ہیں۔ آخر یہ مشن روپے کے بغیر تو نہیں چلتے۔ ایک ایک مشن پر ہزاروں روپیہ سالانہ خرچ آتا ہے۔ اور یہ سارا روپیہ کہاں سے آتا ہے؟ مرکزی مشن سے۔ جس کا انحصار غریب احمدیوں کی جیبوں پر ہے۔ لیکن آریہ سماج اپنی مجموعی کوششوں سے اس وقت تک ایک بھی مشن تو غیر ممالک میں قائم نہیں کر سکا۔ غیر ممالک میں کیا کریگا؟ اپنے ملک میں ہی پرچار کا کام دن بدن ڈھیلا ہو رہا ہے.....

ویدپرچار کا کام موجودہ آریوں کے ہاتھوں میں ہو چکا؟" (از اخبار پرکاش لاہور ۹ رفروری ۱۹۳۰ء صفحہ ۶)

یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان قدرت ہے۔ کہ وہ دشمن جو یہ کہتا تھا۔ کہ نعوذ باللہ۔ بیت اللہ کو اکھاڑ کر اوم کا جھنڈا گاڑ دینگے۔ آج خود اپنی شکست اور پست حالی کا نہ صرف اقرار کرتا ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی پر مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔ کہ میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلاؤں گا۔ ع

پھیل کر دونوں جہانوں پہ میں چھا جاؤنگا ∴ شاخِ نورس ہوں ابھی پھولنا پھلنا ہے مجھے

شہادت نمبر ۲:۔ "قادیانی جماعت کی طرف دیکھئے کہ کس طرح ایک چھوٹے قصبے سے اُردو۔ انگریزی اور دیگر

زبانوں میں اسلام کے متعلق اخبارات و کتابیں لکھ لکھ کر دنیائے عالم میں بھیجی جا رہی ہیں۔ بڑے بڑے عالم دیگر مذاہب کی کتابوں کی چھان بین پر مقرر ہیں۔ ان کو بڑی بڑی تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ ان کا مان اور بڑائی کی جاتی ہے۔ جن لوگوں کی آنکھیں ہیں۔ وہ اس سرگرم پروپیگنڈا کو دیکھ کر آنکھیں بند نہیں کر سکتے۔"

(از ڈاکٹر رام لال جی از اخبار آریہ ویر ۱۵/۲۲ فروری ۱۹۳۱ء صہ ۲۱)

شہادت نمبر ۳:۔ "آج دیگر مذاہب والے کتنے اعتراض آریہ سماج پر کر رہے ہیں۔ لیکن ایک بھی آریہ ویر نہیں ہے۔ جو اُن کا جواب دے سکے۔ قادیانی بھائی آئے دن کتابیں لکھ رہے ہیں۔ اور ان میں سے بہتیرے سنسکرت کے عالم بن رہے ہیں۔" (از پنڈت بھگت رام جی دشی آریہ ویر ۱۵/۲۲ فروری ۱۹۳۱ء صہ ۱۶)

شہادت نمبر ۴:۔ "اب کوئی مولوی اس اسلام کو لیکر ہمارے مقابلے میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ کسی اسلامی انجمن کو حوصلہ نہیں ہوتا۔ کہ اسی اسلام کو لیکر آریہ پنڈتوں کے سامنے کھڑا ہو۔ پہلے پہل جہاں مولوی ثناء اللہ اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی مولوی عبداللہ وغیرہ آتے تھے۔ اب وہ بالکل خموش ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی اصلیت سے واقف ہو چکے ہیں۔ شیعہ۔ سُنی۔ حنفی۔ نیچری سب خاموش ہیں۔ اب جو فرقہ ہمارے مقابل آتا ہے وہ احمدیہ اور قادیانی فرقہ ہے۔ لاہوری اور قادیانی جماعتیں اب آریہ سماج کے ساتھ کبھی کبھی مباحثہ کرتی ہیں، یہ وہ جماعتیں ہیں۔ جن کو ہندوستان اور ہندوستان کے باہر کی تقریباً ساری جماعتیں اسلام سے خارج سمجھتی ہیں۔ اور جن کے متعلق کفر کے فتوے سینکڑوں مولوی دے چکے ہیں۔ ان کے ساتھ آریہ پنڈت اسلامی مسائل پر بحث کرتے ہیں...... نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ انکو عام مسلمانوں کو آریہ سماج کے برخلاف اکسانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اور اس طرح یہ عام مسلمانوں کو آریہ سماج کے برخلاف بھڑکا کر اُن کی توجہ کو دوسری طرف مبذول کر کے خود احمدیت کا پرچار کرتے ہیں۔ اور اس طرح سے لاکھوں روپے غریب مسلمانوں کی جیب سے نکالکر احمدیت کی بنیادیں مضبوط کرتے ہیں.... .... کسی احمدی سے اسلامی مسائل پر مباحثہ نہ کیا جائے...... جبتک احمدی مولوی کسی اسلامی انجمن کی طرف سے اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت پیش نہ کرے۔ ہرگز ہرگز اسکے ساتھ ان عقائد پر بحث نہ کیجاوے۔" (از اخبار آریہ ویر لاہور ۱۵/۲۲ فروری ۱۹۳۱ء صہ ۱۹)

بے خودی بے سبب نہیں غالب ❊ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ مترکو یہ اچھی طرح سے معلوم ہے۔ اور اُس کو خود اس بات کا اعتراف ہے۔ کہ ہندوستانی مسلمانوں کے علاوہ تمام دنیا کے مسلمان جماعت احمدیہ پر کفر کا فتویٰ صادر کر چکے ہیں۔ اس لئے اس کا یہ مطالبہ کرنا کہ ان مسلمانوں سے جو ہم کو کافر خیال کرتے ہیں۔ مسلمانی کا سرٹیفکیٹ لاؤ۔ سراسر حماقت اور نادانی ہے۔ کوئی عقلمند اور باہوش انسان اس قسم کا بیہودہ مطالبہ نہیں کر سکتا۔ ع

تاڑنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔

اور سب حقیقت تاڑ جاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ آریہ متر یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح احمدیہ جماعت سے اپنا پیچھا چھڑا لے۔ اور آئے دن جو ندامت آریہ سماج کو احمدیوں کے مقابلہ میں اُٹھانی پڑتی ہے، اس سے بچ جائے۔ مہاشہ جی جب آپ اسی اسلام پر غیر احمدی علماء سے مباحثہ کر سکتے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے؟۔ کہ احمدیہ جماعت سے انہی مسائل پر بحث کرنے سے گھبراتے ہو۔ ہمیں آپ سے کوئی بَیر نہیں ہے۔ صاف صاف کہدو۔ کہ اب آریہ سماج جماعت احمدیہ سے میدان مباحثہ سے فرار ہو چکی ہے۔ لہٰذا اب آریہ سماج پر رحم کر کے اسکی جان کنی کی حالت میں اسکو اور کچھ نہ کہنا چاہیئے۔ مہاشہ جی کا احمدیہ جماعت سے یہ مطالبہ کرنا کہ دیگر غیر احمدی علماء سے اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت لائیں ایک عذر لنگ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ آریہ سماج نے اپنے گذشتہ تجربہ سے یہ دیکھ لیا ہے۔ کہ اب آریہ سماج احمدیہ جماعت کے سامنے کسی طرح سے بھی نہیں ٹھیر سکتی چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

شہادت نمبر ۵:۔ "مجھے چونکہ باہر سماجوں میں جانے کا اکثر موقعہ ملتا رہتا ہے۔ اس لئے ان اوستھا کو دیکھ کر سخت رنج و قلق ہوتا ہے۔ یہ ایک امر واقعہ ہے کہ پنجاب میں شاید ہی کوئی آریہ سماج ہو جس میں دو یا دو سے زیادہ پارٹیاں نہ ہوں۔ کرم کانڈ کی تو کون کہے۔ آریہ سبھاسد ویدک سدھانتوں سے بالکل کورے ہی نظر آتے ہیں۔ ہاں وقتی لہروں میں بہے چلے جا رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ کئی سماجوں پر تالے لگ چکے ہیں۔ کئی نیم مردہ حالت میں سسک رہی ہیں.... مسلمانوں کے بیشمار فرقوں میں سے ایک فرقہ احمدیہ اور اس فرقے کے بھی ایک حصے یعنی قادیانیوں کی طرف سے اسوقت ایک درجن کے قریب اخبار اور رسالے نکل رہے ہیں۔ جن میں آئے دن آریہ سماج۔ ویدک دھرم بھگوان دیانند اور آریہ سمیتا پر سخت سے سخت حملے کیئے جاتے ہیں.... آئے دن ویدک سدھانتوں کے خلاف کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ جن کی وہ اشاعت بھی خوب کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں کوئی جواب دینے والا نہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مرزائی لوگ ہمارے گرنتھوں کی کھوج میں لگے رہتے ہیں۔ اگر کسی کو کوئی اعتراض سوجھتا ہے۔ یا اپنے سدھانتوں کے خلاف کسی اعتراض کا جواب سوجھتا ہے۔ تو وہ فوراً اپنے ہم مذہبوں کو مطلع کر دیتا ہے۔ مجھے ایک مرزائی بھائی نے تو یہاں تک کہا کہ آریہ سماجی تو ویدوں کا ترجمہ کر چکے۔ اب ہمارے ودوان اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کے کئی سرکردہ علماء محض اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ وہ دیگر مذاہب خصوصاً آریہ سماج کی مسلّمہ کتب کا مطالعہ کریں۔ اور ان پر جو سخت سے سخت اعتراض کر سکتے ہیں انہیں تیار کریں۔ جنہیں پھر وہ اپنے مناظرین اور واعظین کے پاس بھیجدیتے ہیں۔ اور وہ وقت ضرورت اُنکا پورا استعمال کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ اُن کے کئی علماء اپنے مذہب کے خلاف دیگر مذاہب کی شائع کردہ کُتب کا مطالعہ کرنے اور اُن کا جواب لکھنے میں مصروف رہتے ہیں۔ یہ چند کام جنکا مَیں نے محض مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر ذکر کیا ہے منظّم طریق پر ہو رہے ہیں۔ لیکن ان کے افراد بھی اپنے طور پر مطالعہ کو وسیع کرنے اور اپنے آپکو اپنے دین کی تبلیغ کے لئے بہتر سے بہتر بنانے میں مصروف رہتے چنانچہ ابھی پچھلے دنوں ایک مرزائی بھائی دُور دراز مقام سے جہاں وہ بصیغۂ ملازمت بود و باش رکھتے ہیں۔ لاہور آئے تھے۔ وہ تمام آریہ کتب فروشوں کی دوکانوں پر گئے اور وہاں سے اسلام کے خلاف کتب کے علاوہ ویدک دھرم کی بھی مسلّمہ کتب خریدکیں۔ اسکے علاوہ وہ چند آریہ اخباروں کے دفتروں میں جا کر ان اخباروں کے خریدار بنے۔ یہ تو ایک بھائی کی مثال ہے۔ مرزائیوں میں ایسے اصحاب کی تعداد روزافزوں ہو رہی ہے۔ مرزائیوں کی طرف سے کئی غیر ممالک میں پرچارک گئے ہوئے ہیں۔ اور وہ پوری سرگرمی انہماک اور ایثار نفسی سے اپنے فرائض کو سرانجام دے رہے ہیں۔ اسکے مقابلہ میں ہماری کیا حالت ہے؟ اس کا کچھ نمونہ مَیں مضمون کے شروع میں دکھا چکا ہوں۔ مَیں اسکی اس سے بھی زیادہ حقیقی تصویر کھینچ سکتا ہوں۔ لیکن اسکے لئے دل کس کا لاؤں۔ مَیں تو جب موجودہ اوستھا پر نگاہ ڈالتا ہوں۔ تو آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں" (از مہاشہ چرنجی لال جی پریم ایڈیٹر آریہ مسافر از اخبار آریہ ویر لاہور ۱۴ دسمبر ۱۹۳۰ء صفحہ ۶)

مذکورہ بالا مضمون پر زیادہ خامہ فرسائی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ مہاشہ جی نے اپنے دل کو کھول کر رکھدیا ہے۔ اور اپنے تجربہ کی بنا پر یہ بتا دیا ہے۔ اور ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ آریہ سماج کی موجودہ حالت مایوس کن ہے۔ اور آریہ سماج عملاً احمدیہ جماعت کے سامنے ہتھیار ڈال چکی ہے۔

الٰہی تُو ہو حامی حامیانِ دینِ احمدؐ کا ✣ ہمیشہ خیر ہو اُمّت کے سارے خیر خواہوں کی

رات دن سرگرم سب کے سب اسی کوشش میں ہیں کہ جس طرح سے بن پڑے اسلام کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمت کریں۔ خداوند تعالیٰ کے مقدس رسول۔ مسیح قادیانی۔ کرشن ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ پر خداوند تعالیٰ کی بیشمار برکتیں نازل ہوں۔ آپؑ کی در و دیوار پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو۔ آپؑ کی مقدس اور شعائر اللہ اولاد پر بیش از بیش رحمتیں نازل ہوں۔ ہمارا ذرہ ذرہ تیری راہ میں قربان ہو۔ اے ہمارے راہنما تیرے طفیل ہم نے زندہ خدا کو دیکھا۔ تیرے آنے سے اسلام کو زندگی نصیب ہوئی ؛

اے مسیح قادیان جان و دلم بر تو فدا ؛ تُو نے پھر اسلام کو دنیا میں زندہ کردیا

شہادت نمبر ۶:۔ "احمدی فرقہ نے ایک ایسی تبلیغی انجمن قائم کی ہے۔ جیسی کسی دوسرے اسلامی فرقے نے کبھی قائم نہیں کی" (از اخبار زمیندار لاہور ۲۷؍ اپریل سنہ ۱۹۳۱ء ص ۶ کالم ۲)

شہادت نمبر ۷:۔ "مشکل یہ ہے۔ کہ انہیں (آریوں کو) اپنے ہی ہموطنوں کی ایک جماعت کی طرف سے خطرہ ہے۔ اور وہ خطرہ اتنا عظیم ہے۔ کہ اسکے نتیجہ کے طور پر آریہ جاتی صفحۂ ہستی سے مٹ سکتی ہے۔ وہ خطرہ ہے۔ تبلیغ و تنظیم کا۔ مسلمانوں کی ایک جماعت کی طرف سے یہ کام اسقدر تیزی سے ہو رہا ہے۔ کہ ہندوؤں کے پاؤں اکھڑ رہے ہیں۔ انکی تعداد سال بسال کم ہو رہی ہے۔ اور اگر اسے کسی طرح روکا نہ گیا۔ تو ایک وقت ایسا آسکتا ہے۔ جبکہ آریہ دھرم کا کوئی نام لیوا نہ رہے۔" (از اخبار پرتاپ لاہور یکم دسمبر سنہ ۱۹۲۹ء ص ۶ ۱۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والاصفات سے اسلام کو ایسی عظیم الشان تقویت حاصل ہوئی ہے۔ کہ جس کی نظیر ملنی نہ صرف مشکل ہے۔ بلکہ قریباً قریباً ناممکن ہے۔ ابھی تک آریہ سماج کے وہ الفاظ کہ مسلمان ہندوستان میں ہندو ہو کر رہ سکتے ہیں۔ یا ہندوستان سے ہجرت کرجائیں۔ ہمارے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ لیکن خداوند تعالیٰ کے عظیم الشان پہلوان نے ایسے کارہائے نمایاں دکھائے ہیں۔ کہ وہ دشمن جن کو اپنی کثرت اور ثروت پر ناز تھا۔ جو مسلمانوں کو کان سے پکڑ کر مرتد کرنے کو معمولی بات جانتے تھے۔ آج کانپ رہے ہیں۔ سر پر پاؤں رکھکر بھاگ رہے ہیں۔ انکو ابھی سے موت نظر آنے لگ گئی ہے۔ اور وہ گھبرا گئے ہیں ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا ؛ آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا

شہادت نمبر ۸:۔ قادیانی احمدیہ جماعت آریہ سماج کی خوشہ چین ہے۔ تعلیم۔ آبادی۔ لیاقت۔ دولت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اثر کے لحاظ سے آریہ سماج کو اس پر فوقیت حاصل ہے۔ مگر پھر بھی حسب حیثیت قادیانی جماعت کا پریس پروپیگنڈا ہم سے بدرجہا بڑھکر ہے۔۔۔۔۔ قادیانی جماعت نے قرآن شریف کی ایک مستند تفسیر ایک خواص علماء کی کمیٹی سے کرائی ہے۔ اور وہ ہر وقت ہر جگہ مل سکتی ہے۔ مگر آریو! تم کو شرم سے کہاں چھپنا چاہیئے؟ گزشتہ پچاس سال میں آپ نے اپنی طاقت درست اور توجہ صرف بڑے بڑے مینار کھڑے کرنے میں لگادی اور ویدوں کو ان کے نیچے دفن کردیا۔۔۔۔۔ جسقدر اخبارات۔ رسالے اور کتب صرف قادیان سے احمدی لوگ شائع کرتے ہیں اتنے شاید ہی کسی بڑے بڑے مرکز سے آریہ لوگ شائع کرتے ہوں۔۔۔۔۔۔ آریہ سماجی لوگ خود اپنے اوپر اپنا وشواش کھو بیٹھے ہیں۔ اور نئی تحاریک میں شامل ہوکر اپنی امرت جیوں دینے والی تحریک سے خود بے مکھ اور مایوس معلوم ہوتے ہیں اور اُو خویشتن گم است کرا رہبری کند والا معمہ معلوم دیتا ہے۔۔۔۔۔ افسوس کہ اس دھرم کے ٹھیکیدار خود ہی اپنے دھرم سے بے مکھ اور ناواقف ہیں۔ ہماری سماجوں کے بڑے بڑے ادھیکاری لیاقت یا کیرکٹر کے لحاظ سے نہیں بنائے جاتے بلکہ صرف اسوجہ سے کہ وہ زیادہ باحیثیت اور بااثر ہیں" (از شری لالہ دیوان چند جی۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی قصور از آریہ گزٹ ۲۴ر جنوری ۱۹۳۱ء صـ)

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ کہ باوجود اشد ترین مخالفت کے حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کامیاب ہوجاتے ہیں۔ اور دشمن باوجود تمام قسم کے دنیاوی ساز و سامان کے نامراد رہتا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام خداوند تعالےٰ کے فرستادہ رسول ہیں۔ اور خدائے رحمان کی نصرت حضور پُر نور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے شامل حال ہے۔

شہادت نمبر ۹:۔ "پہلے پنجاب میں آریہ سماج کی کیا پوزیشن تھی۔ اُس کا اگر آریہ سماج کی موجودہ پوزیشن سے مقابلہ کیا جائے۔ تو صاف نظر آئیگا۔ کہ پنجاب کے ہندوؤں کی زندگی پر آریہ سماج کا اثر دن بدن کم ہوتا جارہا ہے۔ دس سال پہلے عام لوگ آریہ سماج کے لئے کام کرنا بڑا اونچا آدرش سمجھتے تھے۔ اس کے مقابلہ پر آج آریہ سماج کے لئے کام کرنا کسی وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ جو حالت بڑوں کی ہے۔ وہی حالت نوجوانوں کی ہے۔۔۔۔۔ اس تنزل کے دو ہی کارن (سبب) ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ آریہ سماج کے اندر ایسی کمزوریاں ہیں۔ کہ نئے حالات کے اندر آریہ سماج ہندو جنتا کی رہنمائی کرنے کے قابل نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ ملک میں کوئی ایسی طاقت پیدا ہوگئی ہے۔ جس نے آریہ سماج کے مشن کو سایہ میں ڈالدیا ہے"۔ (از بھائی پرمانند جی ایم اے اخبار آریہ ویر کا آریہ لیکچر نمبر ۲۳ نومبر ۱۹۳۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب میں یہ بتاتا ہوں۔ کہ وہ کونسی طاقت ہے۔ جس نے آریہ سماج کے مشن کو ناکامیاب بنادیا ہے۔

ملاحظہ ہو:۔

شہادت نمبر ۱:۔ "جہاں احمدیوں نے آریہ سماج کے سدھانتوں پر زبردست نکتہ چینی کر کے جگہ جگہ پر آریہ سماج کے مخالف نکتہ چین پیدا کر دیئے ہیں ...... یہاں تک کہ اور لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے۔ کہ آریہ سماج کے سدھانت کمزور ہیں"

(از مہاتما ہنسراج جی اخبار آریہ گزٹ لاہور ۴ اپریل ۱۹۳۱ء صٓ کالم ۲)

ان دونوں زبردست شہادتوں کو بیان کرنے کے بعد میں عام آریہ سماجی بھائیوں اور آریہ سماج کے تعلیم یافتہ طبقہ کو عموماً وید کے مندرجہ ذیل منتر کی طرف لیجاتا ہوں۔ تاکہ ان کے لئے حقیقت کو پانا آسان ہو جائے:۔ "ایک ودوان پُرش اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ جھوٹا اور سچا بچن ایک دوسرے کی مخالفت کرتے ہیں۔ دونوں میں جو ستیہ ہے ادھک سرل ہے۔ اس کی پرمیشور رکھشا کرتا ہے۔ اور جو جھوٹ ہے۔ اس کا ناش کرتا ہے۔ پوتر رگوید ۷ - ۱۰۴ - ۱۲"

وید کے مذکورہ بالا منتر کو حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور پنڈت دیانند جی پر چسپاں کرنے سے صاف صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے مقابلہ میں دیانند باطل پر تھا۔ اسی کارن وہ اپنے مقصد میں ناکامیاب مر گیا اور جہان سے قبل از مراد چلا گیا ۔ (آریہ سماج کا دیرینہ سیوک فتح محمد شرما احمدی از کراچی)

چین کی مساجد اور درسگاہیں

چین میں بہت کثرت سے مساجد ہیں۔ ولایت "کانسوا" میں سینکڑوں مسجدیں ہیں۔ پاکین میں ۴۹ مسجدیں ہیں جن میں سب سے بڑی مسجد نیو کیائی ہے۔ ان مسجدوں میں ایک جامع مسجد "متیان بائی لیو" کے نام سے مشہور ہے یہ مسجد ۱۹۰۰ء تک بت پرست چینیوں کا ہیکل تھی۔ لیکن جب "بوکسر" میں بغاوت برپا ہوئی۔ تو بت پرستوں نے اس ہیکل کو بغاوت کا مرکز قرار دے لیا۔ لیکن جب چینی افواج پاکین میں داخل ہوئیں تو بت پرستوں کو خوف ہوا کہ کہیں فوج کے یہ ہیکل نذر آتش نہ کرا دیا جائے اسلئے انہوں نے مسلمانوں سے درخواست کی کہ اس مسجد کو بنا لیا جائے اور بت ہٹا دیئے جائیں تاکہ مسجد کی وجہ سے یہ ہیکل بربادی سے محفوظ رہے چنانچہ اس بات کو مسلمانوں نے مان لیا لیکن جب بغاوت فرو ہو چکی تو پھر مسجد کو اپنی حالت پر باقی رہنے دیا گیا۔ پاکین میں آج یہ سب سے بڑی اور عظیم الشان مسجد ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کُتبِ مقدّسہ میں بعثتِ نبویؐ کی بشارتیں

حضرت سلیمان کی بشارت

غزل الغزلات باب ۵ آیات ۱۰ لغایت ۱۶ میں حضور پُرنُور کا حُلیہ مبارک یوں مندرج ہے۔ "میرا دوست نورانی گندم گوں ہزاروں میں سردار ہے اس کا سر ہیرے کی مانند چمکدار ہے۔ اس کی مسلسل زلفیں کوّے کی سی سیاہ ہیں۔ اُس کی آنکھیں ایسی ہیں جیسے پانی کے کنڈل پر کبوتر۔ دودھ میں دُھلی ہوئی نگینہ کی مانند جڑی ہیں ...... اس کے رُخسارے ایسے ہیں جیسے ٹٹی پر خوشبودار بیل چھائی ہوئی اور چکلے پر خوشبو گڑی ہوئی اس کے ہونٹ پھول کی پنکھڑیاں ہیں جن سے خوشبو ٹپکتی ہے۔ اس کے ہاتھ ہیں سونے کے ڈھلے ہوئے اور جواہر سے جڑے ہوئے اس کا پیٹ جیسے ہاتھی دانت کی تختی جواہر سے لپٹی ہوئی۔ اسکی پنڈلیاں جیسے سنگ مرمر کے ستون سونے کے پایوں میں جڑے ہوئے اس کا چہرہ ماہ چہار دہم کی طرح روشن مانند قد صنوبر کے اس کا گلا نہایت شیریں اور وہ "محمد" یعنی تعریف کیا گیا۔ یہ ہے میرا دوست اور میرا محبوب اے بیٹیو یروشلم کی +

اس بشارت میں حضورؐ کا اسم گرامی صاف طور پر مذکور ہے "محمّدیم" عبرانی زبان میں عظیم الشان ہستی کے نام کو تعظیماً جمع بنا لیتے ہیں۔ اور ی م علامت جمع ہے +

تحویل قبلہ کی بشارت توریت میں

مجموعۂ بائیبل سے صاف پتہ چلتا ہے کہ خداوند تبارک و تعالےٰ نے اہل کتاب کو پہلے سے بتا دیا تھا۔ کہ جو مسجد آخر میں قبلہ قرار دیجائیگی وہ درجہ میں پہلی مسجد سے برتر ہو گی۔ حجی نبی (ق م ۵۲۰ کی کتاب میں ہے)

اُس پچھلے گھر کا جلال پہلے گھر کے جلال سے زیادہ ہو گا۔ رب الافواج فرماتا ہے۔ اور میں اس مقام کو سلام بخشوں گا؛ مکاشفات یوحنا باب ۳ درس ۱۲ میں ہے:۔

میں اُسے جو غالب ہوتا ہے اپنے خدا کی ہیکل کا ستون بناؤں گا۔ اور اپنے خدا کے شہر یعنی نئے یروشلم کا جو میرے خدا کے حضور سے آسمان سے اُترتی ہے۔ اور اپنا نیا نام اس پر لکھونگا۔ جس کے کان ہیں سُنے۔ کہ رُوح کلیساؤں سے کیا کہتی ہے "

نیا یروشلم کعبہ ہے۔ اس کا آسمان سے اُترنا یہ معنے رکھتا ہے کہ کعبہ کو قبلہ بنائے جانے کا حکم آسمان سے نازل ہو گا۔ چنانچہ قد نرٰی تقلب وجهك فی السماء فلنولینك قبلة ترضٰها شاہد ہے +

انجیل میں پہلی بشارت

انجیل متی باب ۲۱ آیات ۳۳ لغایۃ ۴۶ میں حضرت مسیح علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی ایک گفتگو ایک تمثیل کے پیرایہ میں مندرج ہے:-

"ایک گھر کا مالک تھا جس نے انگوری باغ لگایا۔ اور اس کے چاروں طرف احاطہ گھیرا۔ حوض کھودا اور بُرج بنایا۔ اور اسے باغبانوں کو ٹھیکہ پر دیکر پردیس چلا گیا۔ جب پھل کا موسم قریب آیا تو اس نے اپنے نوکروں کو باغبانوں کے پاس اپنا پھل لینے کو بھیجا۔ مگر باغبانوں نے اس کے نوکروں کو پکڑ کر کسی کو پیٹا کسی کو قتل کیا اور کسی کو سنگسار کر دیا۔ پھر اس نے اور نوکروں کو بھیجا جو پہلوں سے زیادہ تھے۔ باغبانوں نے ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا۔ آخر اس نے اپنے بیٹے کو یہ کہلا کر بھیجا کہ تم میرے بیٹے کا تو لحاظ کرو۔ جب باغبانوں نے بیٹے کو دیکھا تو آپس میں کہا وارث تو یہی ہے آؤ اسے قتل کر کے اس کی میراث پر قبضہ کر لیں۔ چنانچہ پکڑ کر باغ سے باہر نکالا اور قتل کر دیا۔ پس جب باغ کا مالک آئیگا تو اُن باغبانوں کے ساتھ کیا کریگا کاہن بولے کہ وہ انہیں بُری طرح ہلاک کریگا۔ اور باغ کا ٹھیکہ اور باغبانوں کو دیگا۔ جو موسم پر اس کو پھل دینگے۔ یسوع نے ان سے کہا۔ کہ تم نے کتابِ مقدس میں کبھی نہیں پڑھا کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہُوا اور ہماری نظر میں عجیب ہے۔ بس مَیں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائیگی۔ اور اس قوم کو جو اس سے پھل لائے دیدی جائیگی جو کوئی اس پتھر پر گریگا اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائینگے جس پر وہ گریگا اسے پیس ڈالیگا"

اس تمثیل میں نوکروں سے مراد انبیاءؑ ہیں جو یکے بعد دیگرے قیام توحید کے واسطے مبعوث ہوتے رہے۔ بیٹے سے مراد خود سیدنا مسیح علیہ السلام ہیں اور باغ کے مالک حضور سرورِ دو عالم ہیں۔ اس لئے کہ بنی اسرائیل کی بادشاہت چھین کر ان صلعم کے غلاموں کو ملی ؎

فارقلیط } آخری وقت میں جناب مسیحؑ نے منجملہ دیگر نصائح کے یہ بھی فرمایا:-

"یہ امور مَیں نے تم سے کہے جبکہ مَیں تمہارے ساتھ ہوں۔ لیکن فارقلیط وہ پاک رُوح جس کو باپ میرے بعد بھیجے گا۔ میرے نام سے ہر بات تم کو سکھا دے گا۔ اور تمھیں تمام وہ باتیں یاد دلائیگا جو مَیں نے تم سے کہی ہیں۔ (انجیل یوحنا باب ۱۴ آیات ۲۵ و ۲۶)

تاہم مَیں تم سے سچ کہتا ہوں یہ تمہارے لئے بھلا ہے کہ مَیں یہاں سے چلا جاؤں کیونکہ اگر مَیں نہ جاؤں تو فارقلیط تمہارے پاس نہ آئے۔ (انجیل یوحنا باب ۱۶ ورس ۷)

اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے۔ مَیں باپ سے درخواست کرونگا تو وہ تمھیں دوسرا وکیل بخشیگا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے (یوحنا ۱۴ آیات ۱۵ لغایۃ ۱۷)

مکاشفات یوحنا میں متعدد بشارتیں } انجیل کے اُن مختلف حوالوں سے صاف حضور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی بعثت کی بشارت عیاں ہے۔ خصوصاً لفظ فارقلیط سے جو عبرانی زبان میں بالکل احمدؐ کا مترادف ہے۔

بائیبل کے سب سے آخر میں مکاشفات یوحنا ہیں۔ ان کے آغاز میں درج ہے۔ یسوع مسیح کا مکاشفہ جو خدا نے اسے دیا تاکہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھا دے۔ جن کا جلد ہونا ضروری ہے۔ یوحنا کہتا ہے:۔

"پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا۔ دیکھو ایک نقرئی گھوڑا اور اس کا سوار امانتدار اور سچا کہلاتا ہے۔ راستی سے عدالت کرتا ہے وہ لڑتا ہے اس کی آنکھیں آگ کے شعلہ کی مانند ہیں اس کے سر پر بہت سے تاج ہیں۔ اس کا ایک نام لکھا ہوا ہے جس کو اس کے سوا کسی نے نہ جانا وہ خون میں ڈوبا ہوا لباس پہنے ہوئے تھا اس کا نام کلام خدا ہے۔ اور وہ فوجیں جو آسمان میں ہیں صاف سفید اور کتانی لباس پہنے ہوئے نقرئی گھوڑوں پر سوار اسکے پیچھے ہولیں۔ اس کے منہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے کہ وہ اس سے قوموں کو مارے اور وہ لوہے کے عصا سے ان پر حکمرانی کرے گا اور وہ خود قادر مطلق خدا کے قہر و غضب کے کولہو میں روندتا ہے۔ اس کے لباس اور اس کی ران پر یہ نام لکھا ہے۔ بادشاہوں کا بادشاہ خداوندوں کا خداوند"

(۱) نقرئی گھوڑا حضورؐ کی سواری کے خاص گھوڑوں میں سے تھا۔ اس کا نام بحر تھا۔

(۲) حضورؐ امین اور صادق تھے۔

(۳) حضورؐ قرآن کریم کی اس آیت پر کاربند رہے۔ انّ اللہ یأمر بالعدل۔

(۴) حضورؐ کو جہاد کا اذن ملا۔

(۵) حضورؐ کی آنکھیں سرخی مائل تھیں۔ یہ حلیہ مبارک تمام کتابوں میں ملتا ہے۔

(۶) حضورؐ کے سر پر بہت سے تاج ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اور نبیوں کی تمام خصوصیات آپؐ کو عطا ہوئیں۔

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری ❊ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حضرت سلیمانؑ واعظ ہیں اور حاکم ہیں حضرت عیسیٰؑ مبشر ہیں حضرت نوحؑ منذر ہیں حضرت موسیٰؑ نجی ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ مناظر ہیں۔ حضرت داؤدؑ مجاہد ہیں۔ آپؐ انا ارسلناک شاھداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیرا۔

(۷) احمدؐ اور محمدؐ حضورؐ کا اسم گرامی آپؐ ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔ مسیح اور یسوع پہلے بہت ہوئے ہیں۔

(۸) خون میں ڈوبا ہوا لباس وہ منظر یاد دلاتا ہے۔ کہ طائف میں تبلیغ کرتے وقت تمام جسم اطہر پتھر کھاتے وقت لہو لہان ہو گیا۔ جسم کا خون بہہ کر جوتے میں جم گیا۔

(۹) کلام خدا تنزیل قرآن۔

(۱۰) والملائکۃ بعد ذٰلک ظہیرا غزوں میں فرشتوں کی فوج کی امداد۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۱) تیز تلوار سے صمصام جہاد مراد ہے ؎

(۱۲) لوہے کے عصا سے حکومت و سلطنت محکم مراد ہے ؎

(۱۳) قہر کے کولھو میں سرکش قبائل کا تباہ ہونا قیصرہ کسریٰ کی نافرمانی پر قہر خدا کا نازل ہونا ؎

(۱۴) امام الانبیاءؐ اور سیّد المرسلینؐ القاب عالیہ ہیں ؎

"میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ مَیں کہوں پر اب تم اُن کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ سچی روح آئیگی تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہیں بتا دیگی۔ اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا۔ لیکن جو کچھ وہ سُنے گا سو کہیگا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگا" (انجیل یوحنا باب ۱۶)

مذہب خداوندی کی تکمیل ہی حضورؐ کی ذات اقدس سے ہوئی ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم حضرت عیسیٰؑ نے اکثر مسائل کا حل نہیں کیا۔ مثلاً ذات خداوندی صفات الٰہیہ۔ حیات بعد الممات تکمیل توحید ذاتی صفاتی اور عباداتی۔ احوال قبر و حشر۔ حقوق اللہ۔ حقوق النفس اور حقوق العباد وغیرہ۔ اوّل تو انجیل میں یہ باتیں ۔۔۔ ہی نہیں۔ اور اگر ہیں تو محض تمثیل اور تشبیہ کے پیرایہ میں۔ حضور اپنی نہیں کہتے اس لئے کہ آپ کی شان وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ علمہ شدید القویٰ ہے آئندہ کی خبریں دیگا۔ حضور کی معرکۃ الآراء پیشگوئیاں ہیں۔ جو اس کی مصداق ہیں۔ وہ میری بزرگی بیان کریگا۔ تمام قرآن پاک اور احادیث قدسی حضرت مسیح کی بزرگی اور ان کی معصومیت کے کلمات سے مملو ہیں۔ مسلمانوں کو مسیح علیہ السلام پر ایمان لانا۔ ان کو ایک اولوالعزم رسول ماننا اور ان کے معجزات پر ایمان لانا لازمی اور لابدی ہے۔

مکاشفات یوحنا باب ۱۴ میں مرقوم ہے:-

(۱) پھر جو مَیں نے نگاہ کی اور دیکھا کہ وہ برہ[1] سیہون[2] پہاڑ[3] پر کھڑا تھا اور اس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار جن کے ماتھوں پر اس کے باپ کا نام لکھا تھا۔ اور کوئی ان ایک لاکھ چوالیس ہزار کے سوا جو زمین سے خریدے گئے تھے۔ اس گیت کو نہ سیکھ سکا۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو عورتوں کے ساتھ گندگی میں نہ پڑے۔ یہ وہ ہیں۔ جو برّے کے پیچھے جاتے ہیں۔

(۱) برہ سے مراد ان مکاشفات میں وہ گراں قدر مقدس وجود مراد ہے جو بعد از خدا سب سے برتر ہو۔ یہاں رسول اللہؐ مراد ہیں۔

(۲) مقدس پہاڑی سے مراد جبل عرفات ہے۔

(۳) ان صحابہؓ کی تعداد جو حجۃ الوداع میں حضورؐ کے ساتھ تھے۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار ہی احادیث میں مذکور ہے۔

(۴) سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۵) خطبۂ حجۃ الوداع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سُننے کا شرف ایک لاکھ چوالیس ہزار کے سوا اور کسی کو نہ ہُوا۔

(۶) ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم کے مصداق وہی صحابہؓ ہیں۔

(۷) والذین ھم لفروجھم حافظون۔

(۸) والذین معہ۔

حیرت ہے کہ اتنے صاف نشانات سے بھی ہیٹلے منکر ہوں۔

حضورؐ کی بشارات ہندوؤں کی کُتب مقدسہ میں عاشقان محمدی نے عشق رسولؐ کی نے سے متوالے ہو کر ایک اور اتھاہ سمندر میں غوطے لگائے ہیں۔ اور وہ گوہر شاہوار حاصل کیے ہیں۔ کہ سُبحان اللہ۔ اہل ہنود کی کُتب مقدسہ کو بہ ہزار دقت پڑھا۔ پنڈتوں اور رشیوں کے مرتاض بنے۔ اور ان میں بھی حضور انورؐ کی بعثت کی بشارتیں حاصل کیں +

کلنکی اوتار ہندو رشیوں نے اپنے ملفوظات میں منجملہ دیگر اوتاروں کے ایک کلنکی اوتار کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ اور اس کی یہ علامات گنوائی ہیں۔

(۱) اس کے باپ کا نام وشنو لیش ہوگا۔ وشنو کے معنی خدا اور ویش کے معنی بندہ ہیں یعنی عبداللہ۔ جو حضورؐ کے والد ماجد کا نام نامی ہے۔

(۲) اس کی ماں کا نام سومتی لکھا ہے۔ جس کے معنی ہیں قابل اعتبار سچی اور امن وامان والی جو آمنہ کے مترادف ہے۔

(۳) وہ غار میں تپسیا کریگا۔ حضورؐ کی عادت مستمرہ تھی۔ کہ غار حرا میں یاد الٰہی کیا کرتے تھے کہ آپؐ کو نبوت عطا ہوئی۔

(۴) وہ پرش رام سے تعلیم پائیگا۔ پرش بمعنی رُوح۔ رام بمعنی اللہ۔ یعنی روح القدس روح الامین حضرت جبرئیل +

(۵) وہ تمام پاک لوگوں کی تصدیق کریگا۔ حضورؐ سب انبیائے سابقین کے مصدق ہیں۔ اور ان سب پر ایمان لانا مسلمانوں کا فرض ہے +

(۶) وہ اپنا وطن چھوڑ دیگا۔ حضورؐ نے ہجرت فرمائی +

(۷) تاریخ ولادت حضورؐ کی بالکل اس سے ٹکراتی ہے جو کلنکی اوتار کی بتائی جاتی ہے +

(۸) ظہور کی علامتیں۔ وہ وہ پاپ ہونگے کہ زمین کانپ اُٹھے گی۔ لڑکے والدین کو موقوف سمجھیں گے۔ عورتیں لڑائی سے مردوں کا ناک میں دم کر دینگی۔ پوجا پاٹ دھرم کرم جڑ سے مِٹ جائیگا۔ جب اس طرح دھرم کا پیالہ چھلکنے لگیگا تو پھر کلنکی اوتار جلوہ گر ہونگے۔ پاپ کی ناؤ ڈبو دینگے۔ دھرم کی بیل پھر از سر نو ہری بھری ہوگی۔ حضورؐ کی بعثت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت دنیا کی اخلاقی معاشرتی اور مذہبی حالت سب کو معلوم ہے ؞

وید میں حضورؐ کی بشارت } وہ مخلوق سے نہیں ڈریگا۔ اور نہایت شجاع عرفان والا ہوگا۔ اور اس کا نام مہامت ہوگا۔ ان کی وضع دیکھ کر لوگ حیران ہو جائینگے۔ اُنکا نیا احوال دیکھیں گے اور جو پوجا انکی قوم کے لوگ کرینگے۔ وہ نہ کرینگے۔ اور وہ اپنی قوم سے کہینگے۔ کہ مجھ کو قادر مطلق ایک ذات جس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کا یہ حُکم ہے۔ کہ بے معنی پوجا نہ کرو۔ میں سوائے خدائے واحد کی ذات کے کسی اور طرف رجوع نہیں کرتا تم میری تابعداری کرو۔ اسوجہ سے ساری قوم ان سے پھر جائیگی ؞

اس عبارت میں حضورؐ کا اسم گرامی تک صاف طور پر آگیا ہے اور یہ بشارت بالکل آپؐ کے حالات سے مطابقت رکھتی ہے ؞

اتھروید میں حضورؐ کا اسم گرامی } مولوی محمد حسن صاحب مؤلف کشف الاستار لکھتے ہیں کہ اتھروید میں سری توام سرسموائی وکالی کہائی احمد نارد ہائی صاف احمد آیا ہے ؞

یجروید میں } یجروید کے اپنشد میں "آلا ملک نج الوجان محمد الابل کرمان جان تیجان نند مانی جان جان تماہی جیون کجان" صاف لفظ "محمد" آیا ہے ؞

راجہ بھوج } راجہ بھوج نے جو ایک دھرمی راجہ گذرے ہیں۔ کشف میں دیکھا کہ "اتنے میں اچاریہ گورو مہامد کے نام سے مشہور اپنے چیلوں کے ساتھ آیا۔ راجہ نے عرب دیش کے رہنے والے مہادیو کو پنج گویہ سے ملے ہوئے پانی سے اشنان کرایا۔ اور چندن وغیرہ سے اسکی پوجا کر کے من میں ایشور سے پرارتھنا کی۔ راجہ بھوج بولا۔ عرب دیش کے باسی پاربتی کے ناتھ تجھ کو مرا نمسکار ہو۔ تو مجھ کو اپنی سیوا میں آیا ہوا بھگت جان ایشور کے اُمنیت پیارے بھگت تجھ کو میرا بار بار نمسکار ہو۔ راجہ کے بچن کو سُنکر مہامد (محمدؐ) مہاراج نے راجہ کو آشیرواد دی اور کہا راجہ ایشور تیرا کلیان کرینگے" بھوشیہ پران کھنڈ ۳)

بیاس جی کی گواہی } بیاس جی بھوشگ اوتر پران میں لکھتے ہیں "آیندہ زمانہ میں مہامت پیدا ہونگے۔ اُنکا نشان یہ ہوگا۔ کہ اُنکے سر پر بدلی سایہ کریگی۔ اُن کے جسم کا سایہ نہ ہوگا۔ اُنکی تلاش دنیا کے واسطے نہ ہوگی۔ بلکہ اُنکی سب تلاش دھرم کے واسطے ہوگی۔ جو کچھ پیدا کرینگے اللہ کی راہ میں خرچ کر دینگے۔ عرب کے سردار اُنکے دشمن ہونگے ؞

گورونانک مہاراج } گورونانک دیو جی مہاراج جنم ساکھی میں صفحہ ۱۳۷ پر لکھتے ہیں۔ پہلا آدم مہیش ہوئے دوجا برہما ہوئے۔ تیجا آدم مہادیو محمدؐ کہے سب کوئے ؞

رامائن } رامائن کے آخر بالکنڈ نامی حصّے کے اشعار کا ترجمہ ہے :۔

بادشاہی قاعدے سکھائے خوف اور محبّت سے کام لے۔ اپنا دین سب کو بتائے سمندر کے پھیلاؤ کی طرح ان کا جلال۔ کمہار جس طرح آوے کے بیچ میں آگ لگاتا ہے۔ جو تمام جگہ پہنچ جاتی ہے۔ اسی طرح انکا دھرم سب جگہ پھیلیگا۔ خدا تک بغیر محمدؐ کی پیروی کے نہیں پہنچ سکتا۔ اس کے بعد خدائی پیغام نہ ہوگا تلسی سچ سچ کہتا ہے۔ (حمایت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مذاہب کی تبلیغی کوششیں

یورپ کی جدید مطبوعات میں تبلیغ مسیحیت کی توسیع کے متعلق دو کتابیں خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ ان میں سے ایک کا مصنف مشہور دشمن اسلام پادری زویمر ہے۔ جس میں مستقبل میں دنیائے اسلام میں تبلیغ مسیحیت کی توسیع کے امکانات پر روشنی ڈالی گئی ہے اور خاص طور پر عیسائی طلباء اور نوجوانوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ دوسری کتاب مسیحی طلباء کی جمعیت کے ناظم عمومی مسٹر گارڈنر نے لکھی ہے اور انہیں خصوصیت کے ساتھ جنوبی افریقہ میں تبلیغ کے امکانات سے بحث کی گئی ہے۔ یہ دونوں کتابیں اڈنبرگ کی تبلیغی کانفرنس کی اس قرارداد کے ماتحت لکھی گئی ہیں جس میں عیسائی مبلغین کو عالم اسلامی اور افریقہ اور ایشیا کے ان خطوں کی طرف متوجہ کیا گیا تھا جو اب تک مسیحیت سے بیگانہ ہیں اور عیسائی مبلغ ان میں نہیں پہنچ سکتے۔

زویمر نے اپنی کتاب کے ابتدائی حصہ میں ان بلاد اسلامیہ کا تذکرہ کیا ہے جو عیسائی مبلغوں سے خالی ہیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ افغانستان کے ۲ ملین (زویمر کا قیاس) اور بخارا، خیوہ اور روسی ترکستان کے بیس ملین مسلمانوں میں ایک بھی عیسائی مبلغ نہ ہونے کو بہت اہمیت دی ہے۔ پھر ان اسلامی ممالک کا تذکرہ کیا ہے جن میں عیسائی مبلغ موجود تو ہیں لیکن ناکافی ہیں۔ اور لکھا ہے کہ چینی ترکستان کے مسلمان عیسائی مبلغوں کو انشراح قلب کے ساتھ خوش آمدید کہتے ہیں اور وہ دوسرے ملک کے مسلمانوں سے کم متعصب ہیں۔ اور نوجوان مبلغوں کو اس امر کی طرف خاص توجہ دلائی ہے کہ ہندوستان اور روسی ترکستان کے راستہ پر جو کوہ قرہ قروم سے گزرتا ہے بہت زیادہ مبلغوں کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ راستہ بہت اہم ہے اور چینی مسلمان فریضۂ حج ادا کرنے کیلئے مکہ اسی راستہ سے جاتے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ سائبیریا کے بت پرست بہت سہولت سے مسلمان ہوتے جا رہے ہیں اور ہند چینی کے ۲ لاکھ ۳۲ ہزار مسلمانوں میں صرف ایک مشنری کام کر رہی ہے۔

اسکے بعد زویمر نے بلاد عربیہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جزیرۃ العرب جو مہد اسلام ہے مسیحیت کے لئے اب تک مستقل خطرہ بنا ہوا ہے اور عدن اور جزیرہ کے شرقی ساحل کے چار تبلیغی مراکز کا عدم وجود برابر ہے اور وہ جزیرہ سقطرہ کو جو پہلے مسیحی تھا خالص مسلم جزیرہ بنجانے سے نہیں روک سکے۔

زویمر نے پیشگوئی کی ہے کہ حجاز ریلوے جو دمشق کو مکہ اور مدینہ سے ملا دیگی۔ آئندہ عربی زبان میں انجیل کی نشر و اشاعت کا بہترین ذریعہ ہوگی۔ اور بلاد عربیہ میں تبلیغ مسیحیت اس علاقہ میں سب سے زیادہ کامیاب ہو سکتی ہے جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بغداد اور بصرہ کے مابین واقع ہے۔ بشرطیکہ اس میں دو عظیم الشان اور ۳ متوسط درجہ کے تبلیغی مرکز قائم کر دیئے جائیں۔ اقالیم الیشیا کے خاتمہ پر زویمر نے جزائر ملایا کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور سوال کیا ہے کہ یہ جزائر اگر اسلام کے قبضہ میں رہے تو ہمیں کیا کرنا ہوگا۔ پھر خود ہی اس کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ غربی سوماترا کے ۲۹۷۷۴ باشندے عیسائی ہو چکے ہیں۔ لیکن جزیرۂ بالی کے علاوہ بورنیو اور دوسرے جزائر میں اسلام سرعت سے پھیل رہا ہے۔ سنگاپور۔ اور جزائر ملایا میں ہمارے کافی مبلغ موجود ہیں۔ لیکن وہ اسلام سے متصادم ہونے سے کتراتے ہیں۔ حالانکہ انہیں ان دشواریوں سے دو چار نہیں ہونا پڑتا۔ جو بلاد عرب اور فارس میں تبلیغ مسیحیت کرنے والوں کو پیش آتی ہیں ؞

اس کتاب میں ہندوستان اور چین کے متعلق کہا گیا ہے کہ انہیں بھی عیسائی مبلغ کم ہیں اور شکایت کی گئی ہے کہ وہ مسلمانوں کی طرف زیادہ توجہ نہیں کرتے۔ اسکے بعد زویمر نے افریقہ کا تذکرہ کیا ہے اور لکھا ہے کہ وسط افریقہ میں تبلیغ عیسائیت کی کامیابی کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ اور جو طویل و عریض خطے ساحل سے صرف سو میل کی مسافت پر واقع ہیں۔ ان کے باشندوں کی تعداد پچاس ملین سے بھی زیادہ ہے اور ان میں اسلام سرعت کے ساتھ مقبول ہو رہا ہے لیکن ابتک انجیل کی ایک آیت بھی وہاں نہیں پہنچی ہے ؞

طرابلس غرب۔ ٹیونس اور الجزائر میں کُل چار تبلیغی مرکز ہیں۔ کتاب کے دوسرے حصہ میں زویمر نے تبلیغ سے متعلق اجتماعی مسائل پر بحث کی ہے اور لکھا ہے کہ گذشتہ سال میں مبلغ کی کامیابی اسکے زہد و تقویٰ اور روحانیت پر منحصر تھی۔ لیکن اب یہ کامیابی اجتماعی اور معاشرتی حالات پر موقوف ہو گئی ہے اور پہلے ان سے زیادہ روشنی کی وجہ صرف یہ خیال کیجاتی تھی کہ وہ لوگوں کو تبدیل مذہب کی دعوت دیتے ہیں لیکن اب تبدیل مذہب بذاتِ خود چنداں اہمیت نہیں رکھتا بلکہ اگر مبلغ لوگوں کی معاشرت بلند کرنے اور انکی اجتماعی حالت سدھارنے کی طرف توجہ کریں تو وہ عیسائیت کی طرف خود بخود مائل ہونگے اور انہیں احساس ہوگا کہ جو ممالک یسوع مسیح کی برکت سے خالی ہیں وہ ذلت و نکبت میں مبتلا ہیں اور انکے باشندے وحشیانہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اسلامی سوسائٹی کی اصلاح کے سلسلہ میں زویمر نے لکھا ہے کہ عرب اور افریقہ میں بردہ فروشی اب بھی موجود ہے، اور اسلامی قرآنی قوانین اہل یورپ کے علی الرغم ابتک اس تجارت کی حمایت کر رہے ہیں (نعوذ باللہ)

جزیرۃ العرب۔ منگولیا۔ افغانستان۔ صومال اور افریقہ وغیرہ کی اقتصادی تباہی اور انکی خانہ جنگی وغیرہ کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔ " دعا۔ تعویذ اور جھاڑ پھونک پر اعتقاد اسلامی خاندانوں کو پستی کی طرف لیجا رہا ہے اور انکی حالت روز بروز پست تر ہو رہی ہے"۔ اپنی کتاب کا یہ باب ان الفاظ پر ختم کیا ہے:۔

ابتداءً نشر مسیحیت اور اسکے بعد نشر مدنیت مسیحیت کیلئے بیحد خطرناک ہے۔ ہمارے مبلغین کو عیسائیت کے پھیلانے سے قبل مذکورہ ممالک میں ترقی یافتہ تمدن پھیلانے کی سعی کرنی چاہیئے۔ آخر میں اپنے مبلغوں کو یہ راز بھی بتایا ہے کہ بلوچستان اور افغانستان کے مشائخ اپنے فرائض تبلیغ سے غافل ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوشوارہ بقایا و فاضلہ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان بابت ماہ جولائی ۱۹۳۱ء

نمبر	نام صیغہ جات	رقم بقایا		
۱	بیت المال	۲	۶	۱۰۵۳۲۶
۲	طبع و اشاعت	۳	۱۲	۴۰۹۷
۳	بورڈران ہائی	۰	۷	۴۵
۴	" احمدیہ	۹	۰	۳۰۷
۵	مقبرہ بہشتی	۶	۸	۱۱۰۳۵۱
۶	منارہ	۰	۰	۵۲
۷	قرضہ	۰	۰	۲۸۶۷۸
۸	پراویڈنٹ فنڈ	۱۱	۱	۴۹۱۱
۹	ترقی اسلام	۳	۸	۵۵
۱۰	بک ڈپو	۰	۷	۶۵۰
	میزان	۱۰	۳	۲۵۴۴۸۵

نمبر	نام صیغہ جات	رقم فاضلہ		
۱	بقایا و پیشگی	۷	۹	۱۷۷۸۰
۲	جائداد	۳	۳	۲۹۷۶
۳	ایجنسی	۰	۰	۴۸۵۰
۴	تعمیر	۶	۴	۲۱۸۲
۵	ناظر اعلیٰ	۰	۳	۱۰۱۱۸
۶	قضاء	۰	۶	۱۱۴
۷	افتاء	۰	۰	۱۵
۸	پرائیویٹ سکرٹری	۳	۱۳	۷۴۵۳
۹	محاسب	۶	۷	۲۷۳۲
۱۰	ہسپتال	۰	۰	۲۲۹۶
۱۱	دعوة و تبلیغ	۹	۱۱	۶۴۵۱۰
۱۲	ہائی سکول	۶	۴	۱۵۶۶۳
۱۳	صدقات	[illegible]	۱۳	۶۵۸۱
۱۴	گرلز سکول	۹	۷	۴۸۶۰
۱۵	مدرسہ احمدیہ	۹	۲	۱۴۶۶۳
۱۶	جامعہ احمدیہ	۳	۱	۹۳۰۵
۱۷	احمدیہ ہوسٹل	۶	۹	۳۶۶۰
۱۸	امورِ عامہ	۶	۳	۸۱۰۲
۱۹	ضیافت	۳	۶	۳۵۸۷۸
۲۰	تعلیم و تربیت	۶	۱۳	۶۶۹۵
۲۱	تالیف و تصنیف	۳	۲	۱۰۵۵۳
۲۲	امورِ خارجہ	۶	۱۱	۵۷۰۶
۲۳	خلافت	۰	۹	۱۰۶۸۰
۲۴	تجارت	۳	۴	۲۱۱۴
	میزان	۱۰	۳	۲۵۴۴۸۵

عبد المغنی
محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

اخبارات
سلسلہ احمدیہ
الفضل: ہفتہ میں تین بار دس روپیہ سالانہ۔ طلباء ۸ ؍
ریویو آف ریلیجنز اردو: ماہوار تین روپیہ سالانہ
ریویو آف ریلیجنز انگریزی: سات روپیہ۔
سن رائز: ہفتہ وار ۳۰×۲۰/۴ ۲۸ پونڈ کا غذ ۵ روپیہ سالانہ
مصباح: مہینے میں دو بار عورتوں کا اخبار ۱/۸ چار سالانہ
منگوانے کا پتہ:
مہتمم طبع و اشاعت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بانی

ڈاکٹر ایس کے برمن

منعت۔ اسٹار ٹریڈ مارک SKB رجسٹرڈ

سنہ ۱۸۴۴ء

ڈی ایس
ڈاکٹر۔ ایس۔ کے۔ برمن
لمیٹڈ

حالت

حالت

پچاس سال کی معروف ہندوستانی پیٹنٹ ادویات

برسات میں ملیریا کا خوف

جوڑی۔تاپ (REGD)

فصلی بخار و طحال کی دوا

ہر سال لاکھوں مریض فائدہ اٹھاتے ہیں۔ برسات کے ساتھ ہی ملیریا بخار ہوتا ہے۔ اس وجہ سے آپکو بھی مناسب ہے کہ اس کی ایک شیشی منگا کر اپنی اور دوسروں کی جان بچائیں۔ کیونکہ ملیریا باری کا بخار و بڑھی ہوئی طحال کو گلانیکی یہ لاجواب دوا ہے۔ اکترا۔ تجاری۔ چوتھ بخار۔ طحال و کالا بخار۔ اس سے رفع ہوتا ہے یہ خون مقصر کرانیکی خرابیوں کو رفع کرتی ہے۔ اس کے استعمال سے اجابت خلاصہ ہوتی ہے۔

قیمت کلاں شیشی پندرہ آنہ ۱۵؍ ڈاک محصول نو آنہ ۹؍ قیمت خورد شیشی نو آنہ ۹؍ ڈاک محصول چھ آنہ ۶؍

رنگ۔رنگ (REGD)

داد کا مرہم

نیا خواہ کہنہ۔ کھجلی۔ کیسی ہی کیوں نہ ہو اسکے لئے یہ تیر بہدف ہے۔

قیمت فی ڈبی چار آنہ ۴؍ ڈاک محصول چھ ڈبی تک چھ آنہ ۶؍

نمونہ کی ڈبی۔ قیمت ۲؍ نمونہ صرف ایجنٹوں کو ہی روانہ کیا جاتا ہے۔ اسلئے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں۔

نوٹ:۔ ہماری دوائیں ہر مقام میں دواخانوں میں فروخت ہوتی ہیں۔ ڈاک خرچ کی بچت کے خیال سے اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ سے خریدیں۔

صیغہ نمبر (۱۱۷) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ قادیان میں ایجنٹ کی ضرورت ہے۔

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔